تصدیقات جدیدہ

حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین

از۔۔علامہ طارق انور مصباحی مدظلہ العالی

تصدیقات جدیدہ

حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین

فہرست مضامین

حسام الحرمین کی تصدیق جدید کی تحریک کے وقت مطبوعہ مضامین

قسط اول

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم::نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم::وآلہ العظیم

تصدیقات جدیدہ

حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین

طارق انور مصباحی (کیرلا)

تصدیقات جدیدہ: احوال ونتائج

(۱۴۳۳ھ مطابق ۲۰۱۲ء تا ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰۱۸ء)

جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ مطابق مارچ ۲۰۱۲ء سے تصدیقات کا باضابطہ آغاز ہوا۔اکثر اکابر علمائے کرام ومشائخ اہل سنت کی تصدیقات حاصل ہو چکی ہیں۔ذیل میں تصدیقات جدیدہ کی نقل سپرد قرطاس کی جاتی ہے۔تمام تصدیقات کی اصل کا پی استاذ گرامی خیر الاذکیا حضرت علامہ محمد احمد مصباحی دام ظلہ العالی ناظم تعلیمات:الجامعۃ الاشرفیہ (مبارکپور) کے پاس محفوظ ہیں۔

حضرت مفتی فیضان المصطفیٰ قادری (گھوسی) نے فقہی سیمینار شرعی کونسل (بریلی شریف) منعقدہ ۱،۲،۳/جون ۲۰۱۲ء میں علمائے کرام کی تصدیقات حاصل کی تھیں۔مفتی موصوف نے ماہ اکتوبر ۲۰۱۲ء میں امریکہ روانگی کے موقع پر تصدیقات کی اصل کا پیاں حضرت مصباحی صاحب قبلہ کے پاس جمع کردی تھیں۔میں نے بھی مختلف مواقع پر جو تصدیقات حاصل کی تھی،اس کی اصل کا پی ماہ صفر المظفر ۱۴۳۸ھ مطابق نومبر ۲۰۱۶ء میں بذریعہ رجسٹرڈ پوسٹ حضرت مصباحی صاحب قبلہ کو بھیج دی تھی،وہ انہیں موصول ہو چکی ہیں۔

استاذ محترم حضرت علامہ مسعود احمد برکاتی دام ظلہ العالی استاذ جامعہ اشرفیہ (مبارکپور) نے فرمایا تھا کہ حضرت مصباحی صاحب قبلہ دستاویزات کو اچھے ڈھنگ سے محفوظ رکھتے ہیں،اسی لیے تمام تصدیقات استاذ ممدوح کے پاس جمع کردی گئی ہیں،نیز یہ ایک قومی امانت ہے،اس لیے کسی قومی ادارہ ہی میں محفوظ رہنا چاہئے۔وقتاً فوقتاً متعدد علمائے کرام نے حسام الحرمین کی تصدیقات حاصل کی ہیں۔وہ زیراکس کا پی ہمیں عطا فرمادیں،تاکہ سب یکجا محفوظ رہ سکیں۔ہمارے پاس جو تصدیقات ہیں،بوقت ضرورت اس کی زیراکس کا پی دی جاسکتی ہے۔

ہماری گذارش پر استاذ گرامی حضرت علامہ مسعود احمد برکاتی استاذ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور نے عرس برکاتی قاسمی مارہرہ شریف منعقدہ

۴/ ۵/ نومبر ۲۰۱۲ء میں شریک عرس علمائے کرام ومشائخ اہل سنت سے تصدیقات حاصل فرمائی تھیں ۔بعض دیگر علمائے اہل سنت نے بھی ہمارا عملی تعاون فرمایا،خصوصاً مولانا یحییٰ رضا مصباحی (ممبئی) مفتی مبشر رضا ازہر مصباحی (احمد آباد) مولانا منیف عالم رضوی (کرناٹک) وغیرہم ۔ہمارے پروگرام کی تکمیل کے لیے سراج ملت حضرت علامہ حافظ سید سراج اظہر نوری دام ظلہ (ممبئی) اور مفتی قوم وملت مولانا ولی محمد رضوی (باسنی ،راجستھان) نے بھی مختلف علاقہ جات میں کوشش وکاوش فرماکر تصدیقات حاصل کیں ۔اللہ تعالیٰ ان تمام کو جزائے خیر عطا فرمائے: آمین

تصدیقات جدیدہ کی نقل قسط وار سپرد قوم کرنے کا سلسلہ شروع ہورہا ہے۔تصدیق جدید کے آغاز کے وقت جو مضامین واعلان وغیرہ شائع ہوئے تھے،ان تمام کا مجموعہ ٹیلی گرام پر اپ لوڈ کر دیا گیا ہے۔جن علمائے اسلام کی تصدیق حاصل ہو چکی ہے،ان شاء اللہ تعالیٰ ان کی فہرست جلد ہی کسی میگزین میں شائع کرنے کی کوشش ہوگی۔

عہد حاضر میں تخریب کاروں کی سرگرمیاں کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں،اس لیے تصدیقات کا سلسلہ جاری رکھنا لازم ہے۔ابھی میرا طریق کار یہ ہے کہ جب مشاہیر علمائے کرام ومفتیان عظام میں سے کسی سے ملاقات ہوجاتی ہے تو ان سے حسام الحرمین کی تصدیق حاصل کر لیتا ہوں ۔اس سلسلہ کو جاری رکھنے سے تخریب کاروں کی ہمت بھی پست ہوگی ،اور ہم بھی مستحق اجر ہوں گے ۔جب تک کوئی آدمی ملازمت سے منسلک رہتا ہے،اجرت پاتا رہتا ہے۔ان عظیم درباروں میں عمل کا مدار نیتوں پر ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کو ہم تمام کو قصد صالح کے ساتھ اعمال حسنہ کی توفیق عطا فرمائے ،اور حضور اقدس حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حرمت وناموس کی پاسبانی کا حوصلہ اور رصلہ عطا فرمائے: آمین

اس تحریک کا مقصد کسی کو کافر بنانا نہیں ہے، بلکہ ناموس رسالت (علیٰ صاحبہا التحیۃ والثنا) کا تحفظ ہے،تاکہ آئندہ کوئی ایسی غلطی نہ کر سکے۔جس طرح قصاص انسانی جانوں کا محافظ ہے،اسی طرح مسئلہ تکفیر عقائد اسلامیہ کا محافظ ہے،ورنہ جس کے دل میں جو آئے گا،وہ بکتا پھرے گا،اور خود کو مومن بھی قرار دے گا۔اللہ تعالیٰ ہم تمام کو صراط مستقیم کی توفیق کامل عطا فرمائے: آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مشمولات

نقل تصدیقات علمائے کرام

اسمائے مصدقین شرعی کونسل بریلی شریف

نقل تصدیقات علمائے شوافع

علمائے کیرلا اور اشخاص اربعہ

☆☆☆☆☆

استفتا ''الصورام الہندیہ''

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم: :نحمدہ و نصلی و نسلم علی حبیبہ الکریم

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت ومفتیان دین وملت کثرہم اللہ تعالیٰ وایدہم اس مسئلہ میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی سخت سخت توہین اور گستاخیاں کیں۔رشید احمد گنگوہی نے اللہ عزوجل کو جھوٹا کہا اور اسی گنگوہی وخلیل احمد انبیٹھی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو شیطان کے علم سے کم بتایا اور اشرف علی تھانوی نے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس کو بچوں ،پاگلوں ،جانوروں ،چارپایوں کے علم کی طرح لکھا ،اور قاسم نانوتوی نے حضور آخر الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نئے نبی آنے کو جائز اور ختم نبوت میں غیر مخل ٹھہرایا۔ان لوگوں کے متعلق حرمین شریفین کے علمائے کرام ومفتیان عظام سے استفتا کیا گیا۔

ان حضرات کرام نے بالاتفاق فتویٰ دیا کہ یہ لوگ اپنے ان اقوال ملعونہ کے سبب کافر مرتد ہیں ،اور جو شخص ان کے ان کفریات پر مطلع ہونے کے بعد بھی ان کو مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے یا انہیں کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی کافر مرتد ہے۔ان فتاویٰ مقدسہ کا مجموعہ مدت ہوئی ''حسام الحرمین'' کے نام سے چھپ کر شائع ہوگیا ہے۔یہ فتاویٰ حق ہیں یا نہیں؟ اور تمام مسلمانوں پر ان کا ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا لازم وضروری ہے یا نہیں؟ اظہار حق فرمایئے اور اللہ عزوجل سے اجر پایئے: بینواتوجروا

المستفتی: عرب حسن بن احمد مصری عفی عنہما

از گونڈل کاٹھیاواڑ ،رسالدار پنشنر ریاست ،جوناگڈھ

سوالنامہ تصدیق جدید

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ الاعلیٰ وآلہ

بخدمت اقدس حضرت.............................دام ظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب عنایت فرما کر عند اللہ ماجور اور عند القوم مشکور ہوں۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء: آمین

غلام احمد قادیانی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی واشرف علی تھانوی، ان تمام کی صریح کفری عبارتیں متواتر ومشہور ہیں۔ مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہ العزیز (۱۲۷۲ھ-۱۳۴۰ھ) نے ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء میں ''المعتمد المستند'' میں افراد خمسہ کے متعلق کفر کلامی کا حکم صادر فرمایا۔ یہ کتاب ۱۳۲۱ھ/۱۹۰۳ء میں پٹنہ سے چھپ کر شائع ہوئی۔ علمائے حرمین طیبین نے ۱۳۲۳ھ،۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹۰۵ء میں اس فتویٰ کی تصدیق فرمائی۔ علمائے حرمین طیبین کی تصدیقات ''حسام الحرمین'' میں موجود ہیں۔ ایک مدت بعد شیر بیشہ اہل سنت حضرت علامہ حشمت علی خاں (۱۹۰۱ء-۱۹۶۰ء) کے مشورہ پر سال ۱۳۴۴ھ/۱۳۴۵ھ میں غیر منقسم ہندوستان کے دو سواڑسٹھ (۲۶۸) اکابر علمائے کرام نے امام اہل سنت کے فتویٰ کی تصدیق کی۔ تمام تصدیقات ''الصوارم الہندیہ'' میں موجود ومطبوع ہیں۔

(۱) آپ مسلک دیوبند کے عناصر اربعہ: نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھوی، تھانوی اور قادیانی کی تکفیر سے متفق ہیں یا نہیں؟

(۲) جو شخص ان افراد خمسہ کی کفریہ عبارات کے قطعی ویقینی علم اور علمائے عرب وعجم کی جانب سے ان افراد خمسہ کی تکفیر پر قطعی ویقینی اطلاع کے باوجود ان افراد خمسہ کو مومن اعتقاد کرے، وہ شخص مومن ہے یا کافر؟

سائلین: فیضان المصطفیٰ قادری مصباحی (گھوسی) طارق انور مصباحی (کیرلا)

توضیح: مذکورہ بالا سوالنامہ لکھ کر میں نے سبط صدر الشریعہ مفتی فیضان المصطفیٰ قادری دام ظلہ العالی کی خدمت میں روانہ کیا۔ انہوں نے اس سوالنامہ کی تصحیح محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری دامت برکاتہم العالیہ سے کرائی۔ اس کے بعد یہ سوالنامہ تصدیق جدید کے لیے عمل میں لایا گیا۔ یہ سوالنامہ ''الصوارم الہندیہ'' کے استفتا کو مدنظر رکھتے ہوئے تحریر کیا گیا تھا، پھر یہی سوالنامہ مختلف مواقع پر چند لفظی ردوبدل کے ساتھ استعمال ہوتا رہا ہے۔

نقل تصدیقات جدیدہ

فتویٰ بریلی شریف

الجواب(۱) بے شک مرتد بے دین ہیں جیسا کہ ہم نے اپنی عربی تصنیف ''الحق المبین''میں بیان کیا: واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) بلاشبہہ ان ہی کی طرح کافر ہے۔

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

(بموقع: فقہی سیمینار شرعی کونسل: بریلی شریف، منعقدہ ۱، ۲، ۳/ جون ۲۰۱۲ء)

فتویٰ گھوسی ضلع مئو

الجواب وهو الموفق للحق والصواب: غلام احمد قادیانی اپنے ادعائے نبوت اور دیگر کفریات کے سبب اور مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی و مولوی اشرف علی تھانوی اپنے کفریات صریحہ، ناقابل تاویل کی وجہ سے باجماع متکلمین کافرومرتد ہیں۔حرمین طیبین کے اکابر علماو مشائخ اہل سنت کے فتاوائے تکفیر حق ہیں اور جو شخص ان افراد خمسہ کے کفریات اور علمائے اکابر کے فتویٰ پر مطلع ہوتے ہوئے بھی ان کے کفر میں شک کرے، یا ان کے کفر سے انکار کرے، وہ بھی باجماع متکلمین کافر ہے: واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر ضیاء المصطفٰے قادری غفرلہ

۲: رجب المرجب ۱۴۳۳ھ

فتویٰ بلرام پور یوپی

لک الحمد یا اللہ والصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

بلاشک وریب صنادید وہابیہ لعنہم اللہ تعالیٰ اور غلام احمد قادیانی نے ضروریات دین کا انکار کیا ہے۔ان سبھوں کا کفر لزومی ہی نہیں، التزامی ہے۔ایسا کفر جو تبین بھی ہے اور تعین بھی ہے۔یہ سب قطعاً وجزماً کافر ومرتد وزندیق ہیں۔ایسے کافر ہیں، جو ان کے کفر میں شک کرے، ان کو مسلمان جانے، انھی کی طرح کافر ہے: واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: ابوالجیلانی محمد حفیظ اللہ غفرلہ القوی

خادم الافتاءوالتدریس دارالعلوم فضل رحمانیہ پچپڑوا ضلع بلرام پور یوپی

یکم ربیع النور شریف ۱۴۳۴ھ مطابق ۲۰۱۳ء

فتویٰ گونڈہ یوپی

الجواب بعون اللّٰہ تعالٰی وبعون حبیبہ صلی اللّٰہ الاعلٰی

لاریب حسام الحرمین میں مذکورہ طواغیت خمسہ کونام بنام کافرومرتد کاحکم صادر فرمایا گیا، یہاں تک کہ فرمایا گیا:"**من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر**"۔ جوان کی کفریات پرمطلع ہوکرشک وتردد کرے، وہ بھی انہی کی طرح مرتدوخارج عن الاسلام ہے۔ یہ لوگ اور ان کے متبعین "**ھم شر الدواب**" یعنی تمام جانوروں سے بدتر ہیں۔ مولائے کریم سیدنا امام اہل سنت مجدددین وملت سرکاراعلیٰ حضرت کی تربت اقدس پررحمت ونور کے پھول برسائے کہ ان کی کفری عبارات کوعلمائے عرب کی عدالت عالیہ میں پیش فرماکرحکم شرعیہ سے ہمیں آگاہ فرمایا۔اس طرح ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائی۔ بجاہے:

ڈالدی قلب میں عظمت مصطفیٰ　　سیدی اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام

الفقیر الی حضرۃ الرب امان الرب القادری الرضوی

خادم جامعہ مینائیہ گونڈہ

(۲۰۱۴ء)

فتویٰ مرادآباد

باسمہ تعالٰی

سیدنا امام احمدرضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحقیق انیق کے مطابق صورت مسئولہ میں درج افرادخمسہ کی میں تکفیر کرتا ہوں۔

علاوہ ازیں قصداًوعمداًجان بوجھ کران افرادخمسہ کی تکفیرنہ کرنے والے کی بھی میں تکفیر کرتا ہوں **ھذا ما ظھرلی والعلم الحقیقی عند ربی**

المصدق فقیرابوالضیاءمحمدعبدالمنان الکلیمی عفی عنہ

مفتی شہرمرادآباد(یوپی)

(۲۰۱۵ھ: بموقع جشن عیدمیلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھٹکل: کرناٹک)

فتویٰ روناہی فیض آباد

راقم التحریر عاصی پرمعاصی محمدایوب رضوی سابق پرنسپل الجامعۃ الاسلامیہ قصبہ روناہی ضلع فیض آباد، امام عشق ومحبت اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ پرمکمل متفق ہے۔جن پانچوں کے لیے جوحکم صادرفرمایا،اس پرکامل طورپرمصدق ہوں۔

محمدایوب

نزیل حال بیت النوراجمیر معلیٰ

۲۱/جون ۲۰۱۶ء

(سابق پرنسپل جامعہ اسلامیہ روناہی فیض آبادیوپی)

فتویٰ مہراج گنج یوپی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم :اما بعد

سیدی سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی نے مذکورہ اشخاص کے بارے میں حسام الحرمین میں جو حکم بیان فرمایا ہے، میں اسے حرف بحرف تسلیم کرتا ہوں۔ جو شخص ان افراد خمسہ کی کفریہ عبارات کے قطعی ویقینی علم اور علمائے عرب وعجم کی جانب سے ان افراد خمسہ کی تکفیر پر قطعی ویقینی اطلاع کے باوجود ان افراد خمسہ کو مومن اعتقاد کرے، وہ شخص بلاشبہہ کافر ہے، مرتد ہے، دین سے خارج ہے۔

کوثر امام قادری

دار العلوم قدوسیہ اہل سنت فخر العلوم پر سونی بازار مہراج گنج یوپی

۲۷/ مارچ ۲۰۱۶ء

فتویٰ سیتامڑھی بہار

(۱) **الجواب بعون الملک الوھاب:** یہ طواغیت خمسہ یعنی غلام احمد قادیانی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی اور اشرف علی تھانوی اپنی کفری کلامی عبارتوں کی بنیاد پر ایسے کافر ومرتد ہیں کہ جو ان کی کفری عبارتوں پر یقینی اطلاع کے باوجود انہیں مومن اعتقاد کرے، وہ بھی کافر ہے۔ میں ''المعتمد المستند'' اور ''حسام الحرمین'' کی لفظ بلفظ تصدیق کرتا ہوں: واللہ اعلم بالصواب وہو المستعان

محمد راحت احسان برکاتی

خادم التدریس والافتاء جامعہ ضیائیہ فیض الرضا: ددری سیتامڑھی بہار

(۲) **نعم المجیب والجواب واللہ اعلم بالصواب**

محمد عبد الحلیم (ناگپور) نزیل جامعہ ضیائیہ فیض الرضا: ددری سیتامڑھی بہار

۱۵/ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۳ھ مطابق ۷/ مئی ۲۰۱۲ء

(سرپرست تحریک دعوت اسلامی: ہند)

(۳) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: مذکورہ بالا مرتدین کی کفری عبارات پر یقینی اطلاع کے باوجود جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے، کافر ہے۔ ''الشفاء'' میں ہے: ''**من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر**''۔ المعتمد المستند وحسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ کی تصدیق وتائید کرتا ہوں۔

اشرف رضا صدیقی قادری مصباحی

نزیل جامعہ ضیائیہ فیض الرضا: ددری

(قاضی ادارۂ شرعیہ مہاراشٹر)

فتویٰ مالدہ: مغربی بنگال

الجواب: امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی نقل کے علاوہ خود فقیر کی اپنی تحقیق کے مطابق بھی یہ پانچوں افراد دائرۂ اسلام سے خارج ہیں، اور جو شخص بھی ان کے کفری عقائد سے یقینی طور پر واقف ہونے کے بعد ان کی تکفیر نہ کرے، وہ بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

فقیر محمد مطیع الرحمٰن غفرلہ

(جون ۲۰۱۲ء: بموقع ورود وفد بنگال در ریاست کیرلا)

فتویٰ اجمیر معلیٰ

نحمدہ و نصلی و نسلم علی حبیبہ الکریم

جواب (۱) بلاشبہ یہ پانچوں افراد کافر و مرتد ہیں۔

جواب (۲) جو ان پانچوں اشخاص کی کفریہ عبارات پر مطلع ہو کر بھی انھیں کافر و مرتد نہ مانے، وہ یقیناً کافر و مرتد ہے۔

فقیر سید محمد مہدی میاں

گدی نشین آستانہ غریب نواز رضی اللہ عنہ

بیت النور جھالرہ اجمیر شریف

۱۲/محرم الحرام ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۶/اکتوبر ۲۰۱۵ء

فتویٰ مرکزی دار القضا ادارہ شرعیہ گجرات

دار العلوم شیخ احمد کھٹو نز د بڑی درگاہ احمد آباد گجرات

۹۲/۸۶ے

برائے تصدیق ''حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین''

(۱) غلام احمد قادیانی دعویٰ نبوت کر کے کافر ہوا، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، اشرف علی تھانوی وغیرہم اللہ عزوجل اور نبی کونین خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں بے شمار گستاخیاں کر کے کافر و مرتد خارج اسلام ہوئے۔ امام اہل سنت مجدد دین و ملت امام احمد رضا محدث بریلوی نے ''حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین'' میں مذکورہ افراد کے کفریات قطعیہ کو دلائل یقینیہ اجماعیہ سے واضح فرمایا ہے، جس کی بنیاد پر علمائے عرب وعجم نے حکم کفر صادر فرمایا، اور فرمایا: ''من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر'' (تفصیل کے لیے حسام الحرمین دیکھئے): واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جو شخص اکابر دیوبند کے کفریات قطعیہ، یقینیہ، اجماعیہ پر مطلع ہو کر انہیں اپنا پیشوا، مسلمان اور حق جانے تو وہ شخص بھی انہیں کی طرح خارج اسلام، کافر و مرتد ہے کہ: من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر: واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد مبشر رضا ازہر مصباحی

خادم تدریس وافتا: دار العلوم شیخ احمد کھٹو سرخیز احمد آباد گجرات

ونائب قاضی مرکزی دار القضاادارہ شرعیہ گجرات (احمد آباد)

۳/محرم الحرام ۱۴۳۴ھ مطابق ۱۸/نومبر ۲۰۱۲ء بروز اتوار

محمد شبیر احمد صدیقی

خادم جامع مسجد احمد آباد

(قاضی مرکزی دار القضاادارہ شرعیہ گجرات)

فتویٰ پور بندر گجرات

الجواب بعون الملک الوھاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:: نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

(۱) ملا غلام احمد قادیانی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی اور اشرف علی تھانوی کہ جنھوں نے اپنی کتابوں اور فتاویٰ میں اپنی شقاوت قلبی کا مظاہر کرتے ہوئے بارگاہ رب العزۃ جل جلالہ اور بارگاہ رسالت میں گستاخیاں اور بے ادبیاں کی ہیں، وہ بحکم قرآن وحدیث اور بحکم احکام شریعت مطہرہ کافرومرتد ہیں۔ ان کے کفروضلالت اور عذاب میں قطعاً شک کی کوئی گنجائش نہیں، بلکہ ''من شک فی عذابہ وکفرہ فقد کفر'' یعنی جوان کے کفروعذاب میں شک کرے، وہ بھی کافر ہے۔

کتاب مستطاب ''حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین'' اور ''الصوارم الہندیہ'' حرف بحرف صحیح، حق وصواب ہیں۔ بارگاہ رسالت کے گستاخوں کے تعلق سے ان کتابوں میں جو احکام مندرج ہیں، وہ بلا شک وشبہ حق اور صداقت پر مبنی ہیں۔ فقیر سراپا تقصیر ان دونوں کتابوں کی بھرپور تائید اور توثیق کرتا ہے۔

(۲) اس سوال کا جواب نمبر (۱) میں ہے کہ ''من شک فی عذابہ وکفرہ فقد کفر'': فقط والسلام

عبد الستار ہمدانی ''مصروف''

مورخہ: ۶/ شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۷/ جون ۲۰۱۲ء بروز چہار شنبہ

فتویٰ احمد آباد گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: نحمدہ ونصلی ونسلم علی حبیبہ وجنودہ

(۱) بلاشبہہ مذکورہ بالا پانچوں افراد کافر ومرتد ہیں، جیسا کہ حسام الحرمین میں ہے۔

(۲) جوان کی کفری عبارتوں پر یقینی اطلاع اور علمائے عرب وعجم کی جانب سے ان کی تکفیر پر مطلع ہو کر انہیں مومن اعتقاد کرے، وہ بھی کافر ومرتد ہے۔

محمد اصغر علی غفرلہ

دار العلوم شاہ عالم احمد آباد گجرات

۳۰/ مارچ ۲۰۱۶ء

محمد افتخار احمد مصباحی

۳۰/ مارچ ۲۰۱۶ء

فتویٰ گوا

بعون الملک الوھاب

مذکورہ بالا افراد خمسہ امام اہل سنت کی تحقیق کے مطابق کافر و مرتد ہیں اور ہم یقیناً ان کی تکفیر سے متفق ہیں، اور جو ان پر یقینی اطلاع کے باوجود ان کو مومن اعتقاد کرے، وہ کافر ہے۔

محمد ابراہیم علیمی قادری

مدرسہ اشرف العلوم ویرنا (گوا)

۱۴/ شوال ۱۴۳۶ھ مطابق ۳۰/ جولائی ۲۰۱۵ء

فتویٰ وشاکھا پٹنم

الجواب بعون الملک الوھاب

(۱) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حسام الحرمین اور المعتمد المستند میں جو تفاصیل وتحقیقات بیان فرمائی ہیں، یوں ہی حضور شیر بیشہ اہل سنت حضرت مولانا حشمت علی خاں رحمۃ اللہ علیہ کی الصوارم الہندیہ میں جو تصدیقات ہیں، میں ان سے پورے طور پر متفق ہوں۔ مذکورہ بالا افراد خمسہ عند الشرع مرتد ہیں، مرتد ہیں، مرتد ہیں۔

(۲) جو شخص افراد خمسہ مذکورہ کی کفریہ عبارات پر مطلع ہو کر انھیں مسلمان جانے، وہ بھی کافر ہے۔ شفاء شریف میں ہے: "من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر" (الشفاء باب الاول ج ۲ ص ۲۱۶) واللہ اعلم

کتبہ: محمد ندیم الزماں المصباحی الرضوی غفرلہ

خادم دار العلوم حبیبیہ رضائے مصطفیٰ یٰسین مسجد وشاکھا پٹنم (آندھرا پردیش)

صح الجواب

محمد عاصم رضا قادری غفرلہ القوی

الجواب صحیح

ضیاء المصطفیٰ قادری مصباحی (وشاکھا پٹنم)

محمد سعید اللہ (وشاکھا پٹنم)

الجواب صحیح

محمد شوکت

عظیم آباد گا جوا کا وشا کھا پٹنم

(۲۰۱۲ء)

فتویٰ اجین مدھیہ پردیش

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم: نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ حبیبہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

جواب(۱) امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب مستطاب حسام الحرمین میں جن لوگوں پر حکم کفر لگایا، میں ان تمام کی تکفیر سے مکمل طور پر متفق ہوں اور حسام الحرمین کے تمام مفاہیم ومطالب کو حق اور صحیح تسلیم کرتا ہوں۔

جواب(۲) بلاشبہہ ان افراد خمسہ کی تکفیر کا انکار کرنے والا ان ہی لوگوں کی طرح کافر ومرتد ہے۔

سگ بارگاہ سیدنا اعلیٰ حضرت

محمد لیاقت رضا نوری

ناظم اعلیٰ دار العلوم غریب نواز رضا نگر اجین ایم پی

۲/جنوری ۲۰۱۶ء

فتویٰ ممبئی

باسمہ وبحمدہ: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کے بیان کردہ تمام عقائد، افکار ونظریات کی تصریح سے یہ خاکسار بالکلیہ اتفاق رکھتا ہے۔

فقیر غلام جابر شمس پورنوی

نزیل دہلی

۲۷/ مارچ ۲۰۱۶ء

فتویٰ رتنا گیری مہاراشٹر

علمائے عرب وعجم کے صادر فرمودہ حکم تکفیر کے باوجود جو شخص ان افراد خمسہ، جن پر حکم کفر ہے، انہیں مومن جانے، وہ بھی اسلام سے خارج ہے: فقط

قاضی محمد ابراہیم مقبولی

جامعہ امام احمد رضا رتنا گیری

(۲۰۱۴ھ)

فتویٰ ناگپور

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم: نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ ہماری جماعت کے چند ذمہ دار علمائے کرام خاص طور پر مولانا فیضان المصطفیٰ اور مولانا طارق انور صاحب مدظلہما حسام

الحرمین پر تصدیقات جدیدہ کا اہم فریضہ انجام دینے کی سعی مشکور فرما رہے ہیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ ان حضرات کی یہ تاریخی سعی کو قبول فرمائے۔خاص طور پر اس سعی میں جو علما مصروف ہیں اور ان کے ساتھ تمام مؤیدین علمائے کرام کی بخشش فرما کر اپنی اور اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا عطا فرمائے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے ۱۳۲۰ھ میں المعتمد المستند میں مرزا غلام احمد قادیانی اور مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی اشرف علی تھانوی اور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی پر ان کے کفری عقائد اور ان کی کفری عبارات پر کفر کلامی کا حکم نافذ فرمایا ہے، جس کی تصدیق علمائے عرب وعجم نے فرمائی جو حسام الحرمین میں موجود ہے۔میں بطیّب قلب ان پانچوں کو کافر و مرتد مانتا ہوں اور حسام الحرمین کی تصدیق کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ قبول فرمائے: فقط

سید محمد حسینی اشرفی مصباحی

سابق سجادہ نشیں حضرت قطب راجگورو چیف ایڈیٹر ماہنامہ سنی آواز ناگپور

۱۳؍ جنوری ۲۰۱۳ء

فتویٰ مرکزی دار القضا وادارہ شرعیہ کرناٹک

الجواب: (۱) بلاشبہہ یہ افراد خمسہ بحکم شرع کافر و مرتد ہیں: واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ایسا شخص جو ان افراد خمسہ کی کفریہ عبارات کے قطعی ویقینی علم اور علمائے عرب وعجم کی جانب سے ان کی تکفیر پر قطعی ویقینی اطلاع کے باوجود انہیں اعتقادی طور پر مومن جانے، خود کافر ہے، مومن نہیں: واللہ تعالیٰ اعلم

محمد اسلم المصباحی

خادم ادارہ شرعیہ کرناٹک

یکم صفر المظفر ۱۴۳۸ھ مطابق ۲؍ نومبر ۲۰۱۶ء

فتویٰ ہبلی کرناٹک

مذکورہ اربعہ عناصر علمائے دیوبند جن پر علمائے حرمین طیبین اور ہندو پاک کے علما نے ان کے کفریات پر مطلع ہو کر فتوی کفر صادر کیا، بالخصوص امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے کتب دیابنہ کی کفری عبارتوں پر اپنا حکم شرع نافذ فرمایا، جن کی نشان دہی حسام الحرمین میں موجود ہے۔میں ان اکابر علما کی تائید وتوثیق کرتا ہوں اور حسام الحرمین کے مندرجات ومشمولات پر اپنا تائیدی دستخط ثبت کرتا ہوں: فقط

محمد شریف الرحمٰن رضوی

خادم الافتاء والتدریس

مرکزی دار العلوم اہل سنت غوثیہ ہبلی (کرناٹک)

۱۲؍ ۷؍ ۲۰۱۳ء

مکتوب بالا جواب کی تائید کرتا ہوں۔

اشتیاق احمد قادری

خادم دار العلوم سید حسن شاہ قادری

(انکولہ، کاروار: کرناٹک)

مورخہ: ۱۲/ستمبر ۲۰۱۳ء

ہذا التصدیق صحیح

مشتاق احمد رضوی بانی جامعہ فخر از ہر ہڑپ نہلی (داونگیرہ: کرناٹک)

۱۲/۷/۲۰۱۳ء

فتویٰ رانی بنور کرناٹک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:: نحمدہ و نصلی و نسلم علی حبیبہ الکریم و آلہ العظیم

حسام الحرمین میں امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے جن پانچ افراد کے لیے حکم ارتداد جاری فرمایا، وہ پانچوں بحکم شریعت مطہرہ یقیناً مرتد اور خارج اسلام ہیں۔ ان افراد مذکورہ کی کفری عبارتوں پر اطلاع یقینی اور علمائے عرب وعجم کی جانب سے ان پانچوں کی تکفیر پر اتفاق کا علم قطعی رکھتے ہوئے جو انھیں مومن تصور کرے، وہ یقیناً خارج از اسلام اور مرتد ہے۔ تفصیلات امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریروں میں موجود ہیں: واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد یعقوب خاں گیاوی

خادم گلشن طیبہ رانی بنور (کرناٹک)

۱۴/ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ مطابق ۷/ اپریل ۲۰۱۲ء

صح الجواب

عبد الخالق خاں (رانی بنور)

۱۴/ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ مطابق ۷/ اپریل ۲۰۱۲ء

الجواب صحیح

سراج الدین

فتویٰ کاسرگوڈ کیرلا

مذکورہ افراد خمسہ کے کفر وارتداد میں کوئی شک نہیں۔ علمائے عرب وعجم کا فتویٰ بالکل حق ہے۔ جو ان کے عقائد کفریہ صریحہ پر اطلاع پانے کے باوجود مومن گمان کرے، وہ بھی ان افراد کی طرح کافر ہے: فقط

محمد اشفاق احمد رضوی مصباحی دلشاد پوری

استاذ جامعہ سعدیہ عربیہ کیرلا

۹/ ربیع النور شریف ۱۴۳۴ھ مطابق ۲۱/ جنوری ۲۰۱۳ء

(۲۰۱۲ء)

فتویٰ بھٹکل کرناٹک

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم: : نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بلاشبہہ بحکم شرع افراد خمسہ مذکورہ بالا کافر و مرتد ہیں۔ جو ان کی کفریہ عبارت پر مطلع ہو کر انہیں مومن اعتقاد کرے، وہ بھی انہیں کی طرح کافر و مرتد ہے، جیسا کہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی کتابوں میں بالتفصیل موجود ہے۔

محمد فیضان رضا (شافعی)

(بھٹکل، کاروار: کرناٹک)

الجواب صحیح

محمد حارث رضا (شافعی)

(شیرور، اڈپی: کرناٹک)

الجواب حق

محمد صابر القادری رضوی سیوانی (حنفی)

الجواب صحیح

محمد کاشف اطہر (حنفی) (بھیونڈی)

(۲۰۱۲ء)

فتویٰ کراچی پاکستان

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

آپ اپنے مذکورہ بالا سوالات کے جوابات کے لیے امیر دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب مستطاب ''کفریہ کلمات کے بارے میں سوال و جواب'' جو بشمول انڈیا کے دیگر کئی مفتیان کرام کثر ہم اللہ تعالیٰ کی تصدیق کے ساتھ دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے ''مکتبۃ المدینہ'' سے چھپ چکی ہے۔اس کے صفحہ نمبر ۸۶،۸۵،۸۴،۸۳ کا مطالعہ فرمائیں۔الحمد للہ عزوجل ان صفحات میں امیر دعوت اسلامی نے واضح طور پر حسام الحرمین کے بارے میں اپنا موقف درج فرمایا ہے: واللہ اعلم و رسولہ اعلم عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

دار الافتاء اہل سنت (دعوت اسلامی) کراچی پاکستان

تصدیقات شرعی کونسل (بریلی شریف)

شرعی کونسل: بریلی شریف کے فقہی سیمینار (منعقدہ ۱، ۲، ۳/ جون ۲۰۱۲ء مطابق ۱۱، ۱۲، ۱۳ رجب المرجب ۱۴۳۳ھ) میں حسام الحرمین کی تصدیق کرنے والے علمائے اسلام کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ یہ فہرست سہ ماہی امجدیہ (گھوسی) شمارہ: جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء میں شائع ہوچکی ہے۔ بعض تفاصیل بھی رسالہ میں مرقوم ہیں۔ یہ تصدیقات حضرت مولانا مفتی فیضان المصطفیٰ مصباحی نے حاصل کی تھیں۔

(۱) تاج الشریعہ قاضی القضاۃ فی الہند حضور علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری (بریلی شریف)

(۲) ممتاز الفقہا محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ امجدی (گھوسی)

(۳) شہزادۂ صدر الشریعہ مولانا مفتی بہاء المصطفیٰ قادری: جامعۃ الرضا (بریلی شریف)

(۴) مولانا مفتی محمد شبیر حسن رضوی: الجامعۃ الاسلامیہ (روناہی: فیض آباد)

(۵) مولانا مفتی قاضی شہید عالم صاحب رضوی: جامعہ نوریہ رضویہ (باقر گنج: بریلی شریف)

(۶) مولانا مفتی محمد کوثر علی رضوی: مرکزی دار الافتا (بریلی شریف)

(۷) مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب مصباحی (بلرام پور)

(۸) مولانا مفتی مظفر حسین قادری: مرکزی دار الافتا (بریلی شریف)

(۹) مولانا مفتی عالمگیر رضوی مصباحی: دار العلوم اسحاقیہ (جودھپور راجستھان)

(۱۰) مولانا مفتی عزیز الرحمٰن قادری رضوی: جامعہ نوریہ رضویہ (بریلی شریف)

(۱۱) مولانا مفتی محمد اختر حسین قادری: دار العلوم علیمیہ (جمدا شاہی بستی)

(۱۲) مولانا مفتی شعیب رضا قادری: مرکزی دار الافتا (بریلی شریف)

(۱۳) مولانا مفتی ناظم علی صاحب: الجامعۃ الاشرفیہ (مبارک پور)

(۱۴) مفتی قدرت اللہ صاحب: دار العلوم تنویر الاسلام (امرڈوبھا)

(۱۵) مفتی ولی محمد صاحب رضوی (باسنی ناگور شریف)

(۱۶) مولانا محمد حنیف خاں رضوی (باسنی ناگور شریف)

(۱۷) مولانا مفتی محمد رفیق عالم رضوی: جامعہ نوریہ رضویہ (بریلی شریف)

(۱۸) مولانا مفتی آل مصطفےٰ مصباحی: جامعہ امجدیہ رضویہ (گھوسی)

(۱۹) مولانا مفتی شمشاد احمد مصباحی: جامعہ امجدیہ رضویہ (گھوسی)

(۲۰) مولانا مفتی محمد ابو الحسن قادری: جامعہ امجدیہ رضویہ (گھوسی)

(۲۱) مولانا فیضان المصطفیٰ قادری: جامعہ امجدیہ رضویہ (گھوسی)

(۲۲) مولانا خورشید عالم برکاتی: جامعہ امجدیہ رضویہ (گھوسی)

(۲۳) مولانا انیس عالم سیوانی: امام احمد رضا فاؤنڈیشن (لکھنو)

(۲۴)مولانا محمد افضل حسین اویسی: جامعۃ الرضا (بریلی شریف)
(۲۵)مولانا انوار احمد قادری امجدی (اوجھا گنج بستی یوپی)
(۲۶)مولانا غلام جیلانی رضوی: تاج الشریعہ دارالافتا (کھنڈوہ ایم پی)
(۲۷)مولانا غلام مرتضٰی رضوی مصباحی: جامعۃ الرضا (بریلی شریف)
(۲۸)مولانا محمد شبیر احمد رضوی: جامعۃ الرضا (بریلی شریف)
(۲۹)مولانا محمد رضا مرکزی: جامعۃ الرضا (بریلی شریف)
(۳۰)مولانا محمد نقیب الرحمٰن حشمتی صدیقی: جامعۃ الرضا (بریلی شریف)
(۳۱)مولانا محمد شاعر رضا قادری رضوی: جامعۃ الرضا (بریلی شریف)
(۳۲)مولانا محمد عاصم رضا قادری مصباحی: جامعۃ الرضا (بریلی شریف)
(۳۳)مولانا شمس الحق قادری مصباحی: جامعہ امام احمد رضا احسن البرکات (نیو کاسل ساؤتھ افریقہ)
(۳۴)مولانا محمد بلال انور رضوی: جامعۃ الرضا (بریلی شریف)
(۳۵)مولانا محمد شاہد رضا: جامعۃ الرضا (بریلی شریف)
(۳۶)مولانا شہزاد عالم: جامعۃ الرضا (بریلی شریف)
(۳۷)مولانا عبدالباقی مرکزی: جامعۃ الرضا (بریلی شریف)
(۳۸)مولانا محمد اختر بریلوی: جامعۃ الرضا (بریلی شریف)
(۳۹)مولانا الطاف حسین رضوی (پٹیل) (بھڑوچ گجرات)
(۴۰)مولانا ابرار رضوی (مرادآباد)
(۴۱)مولانا محمد الطاف حسین رضوی (کھیم پور کھیری)
(۴۲)مولانا مفتی محمد رستم علی قادری حسنی عرف صاحب میاں خانقاہ حسینیہ تیغیہ (اوریا شریف موتیہاری)
(۴۳)مولانا محمد طیب رشیدی: جامعۃ الرضا (بریلی شریف)
(۴۴)مولانا محمد افضال رضوی: مرکزی دارالافتا (سوداگران بریلی شریف)
(۴۵)مولانا محمد اختر رضا منظری: دارالعلوم اہل سنت رضائے مصطفٰے (جیسلپور راجستھان)
(۴۶)مولانا محمد اسرائیل قادری نوری منظری (بہیڑی)
(۴۷)مولانا مفتی محمد شہاب الدین احمد نوری برکاتی: دارالعلوم اہل سنت فیض الرسول (براؤں شریف)
(۴۸)مولانا مفتی احمد رضا الرضوی: تنویر الاسلام (امرڈوبھا کبیر نگر)
(۴۹)مولانا مفتی بیت اللہ رضوی جامعہ عربیہ اہل سنت مصباح العلوم (خلیل آباد: کبیر نگر)

نوٹ: محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفٰے قادری دام ظلہ العالی نے شرعی کونسل کے سیمینار سے قبل ۲/ رجب المرجب ۱۴۳۳ھ کو تصدیق فرمائی تھی۔ تمام مرکزی شخصیات سے اجازت حاصل کرنے کے بعد سب سے پہلے میں نے اپنا تصدیق نامہ ۵: جمادی الاولی

۱۴۳۳ھ مطابق ۲۸: مارچ ۲۰۱۲ء بروز چہارشنبہ بعد نماز ظہر بمقام مسجد جامعہ دارالہدیٰ (چماڈ: کیرلا) تحریر کیا تھا۔اس کے بعد علمائے کرام کی تصدیقات حاصل کرنے کا سلسلہ شروع کردیا تھا۔ یہ سلسلہ ابھی جاری ہے،اوران شاءاللہ تعالیٰ جاری رہےگا:

و ماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ الکریم وآلہ العظیم

☆☆☆☆☆

فتویٰ علمائے شوافع (ہند)

بسم اللہ والحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

حسام الحرمین، الصوارم الہندیہ، الحق المبین وغیرہ میں بیان کردہ تفصیل کے مطابق طواغیت اربعہ: نانوتوی، انبیٹھوی، گنگوہی، تھانوی وغیرہ من الدیوبندیۃ الملعونۃ بلاشبہہ اسلام سے خارج، کافرومرتد ہیں۔ جوان کی عبارتوں پر مطلع ہوکراورسمجھ کران کے کفر میں شک کرے، جیسا کہ علامہ قاضی عیاض رحمہ اللہ شفا شریف وغیرہ میں تفصیل کیے ہیں، وہ بھی کافر ہے۔حسام الحرمین میں مفتی سعید بن بابصیل شافعی رحمہ اللہ اور دیگر مذاہب اربعہ کے علما بھی تصدیق کی ہیں۔علامہ شالیاتی رحمہ اللہ،منبع العلما ابوبکر شالیاتی رحمہ اللہ بھی یہی تفصیل کیے۔

احقر: محمد یوسف احمد الامجدی الافضل السعدی (شاہ الحمید)

خادم وناظر المکتبۃ الامجدیۃ الناشرۃ دارالافتاءالازہریۃ (شالیم شریف) آزادنگر: داونگیرہ (کرناٹک)

۲/ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۸/جنوری ۲۰۱۸ء

فتویٰ مرکز الثقافۃ السنیہ (کالی کٹ: کیرلا)

سنی جمعیۃ العلما (کیرلا) کو ”سمستھا کیرلا“ کے نام سے شہرت حاصل ہے۔کیرلا میں ایک ہی سنی جمعیۃ العلما (سمستھا کیرلا) تھی، پھر سال ۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۶ء شاہ بانوکیس کا معاملہ سامنے آیا۔اس موقع پر ابوالحسن ندوی ناظم ندوۃ العلما (لکھنو) کی آمد کیرلا میں ہوئی، مسلم پرسنل لا کا اجلاس ہوا۔سمستھا کیرلا کے بعض ذمہ داران اس جلسہ میں شریک ہوئے۔اسی بات پر علما کے درمیان اختلاف ہوا، پھر سمستھا کیرلا دو حصوں میں منقسم ہوگیا۔ایک طبقہ شیخ ابوبکر باقوی بانی مرکز الثقافۃ السنیہ (کیرلا) کے ساتھ آگیا اور ایک طبقہ ان کا مخالف رہا۔مخالف طبقہ ای کے گروپ (E K Group) کے نام سے متعارف ہے،اور شیخ ابوبکر مسلیار کا طبقہ اے پی گروپ (A P Group) سے مشہور ہے۔

شہر سرسی (کرناٹک) کے ایک عوامی اجلاس میں کیرلا سے تعلق رکھنے والے ایک خطیب نے تقریر میں کہہ دیا کہ کیرلا کی دونوں تنظیمیں یعنی سنی جمعیۃ العلما: اے پی گروپ اور سنی جمعیۃ العلما: ای کے گروپ کے علما مسلک دیوبند کے اشخاص اربعہ کو کافر ومرتد نہیں قرار دیتے ہیں۔ اسی سے متعلق بہت دنوں سے ان علاقوں میں اہل کیرلا کے عقائد پر اختلافات ہورہے تھے۔آخرکار نومبر ۲۰۱۷ء مطابق صفر المظفر ۱۴۳۹ھ میں ان علاقوں کے علماوخواص خصوصاً مولانا عبدالرحیم صاحب رضوی (سرسی) مولانا معراج شافعی (بھٹکل) مولانا شبیر صاحب (سرسی) وغیرہم حسام الحرمین ودیگر امور سے متعلق سوالنامہ لے کر مرکز الثقافۃ السنیہ (کالی کٹ) حاضر ہوئے۔

شیخ ابوبکر مسلیار بانی مرکز سے ملاقات ہوئی۔شیخ صاحب کو استفتا پیش کیا گیا۔علمائے کرناٹک نے بتایا کہ قمر العلما شیخ ابوبکر مسلیار بانی مرکز الثقافۃ السنیہ (کالی کٹ) نے کرناٹک کے وفد کے سامنے بھی زبانی طور پر اشخاص اربعہ کو کافر کہا۔علما وخواص سب اس پر گواہ ہیں، پھر تحریر بھی انہوں نے دی۔واضح رہے کہ کسی کے کفر کا اعلانیہ اقرار کسی کو کافر بنانے کے لیے نہیں ہوتا، بلکہ قائل کو رجوع کرنے کی ترغیب اور دیگر مسلمانوں کو ایسے عقائد بد سے محفوظ رکھنا مقصود ہوتا ہے۔اگر علما ایسے امور پر اپنا ردعمل ظاہر نہ کریں تو یقیناً مجرم جری ہوتا جائے گا،اور دیگر مومنین بھی ان کے پھندے میں پھنس جائیں گے۔

۱۴: دسمبر ۲۰۱۷ء مطابق ۲۵: ربیع الاول ۱۴۳۹ھ کو مرکز الثقافۃ السنیہ (کالی کٹ) نے اپنا جواب مولانا عبد الرحیم رضوی کو سپرد کیا۔شیخ صاحب نے اسی وقت فتویٰ پر دستخط کیا، پھر مفتی ثقافہ حضرت مفتی ابراہیم علیمی بن جماعہ کا دستخط ہوا۔فتویٰ طویل ہے،اس لیے اس کا ضروری حصہ یہاں نقل کیا جاتا ہے۔فتویٰ کے اخیر میں میں شیخ ابوبکر باقوی اور مفتی ابراہیم علیمی کا دستخط ہے۔فتویٰ کا اہم حصہ درج ذیل ہے۔

’’(۱) حسام الحرمین کا حکم تکفیر صرف ان افراد پر منطبق ہے، جو اس کتاب میں مندرج کفریات کا ارتکاب کرتے ہوں، یا کر چکے ہوں۔بقیہ افراد کافر نہیں، گرچہ لوگ ان کو ان فرقوں سے منسوب کرتے ہوں، جب تک کہ مذکورہ کفریات پر قیام خود ان کی جانب سے بشرائط فتاویٰ ثابت نہ ہو جائے۔

(۲) موجودہ دور کے فرقہ ہائے بدعیہ اہل حدیث، دیوبندی، جماعت اسلامی، قادیانی، شیعہ سارے فرقوں میں جن جن افراد سے کفر صادر ہوا ،یا کفری عبارات کی تصدیق کی ہو، وہ کافر ہیں۔بقیہ افراد بدعتی ہیں، بشرطیکہ ان میں بدعات موجود ہوں‘‘۔

کتبہ: محمد ابراہیم ابن الجماعۃ القادری العلیمی

التوثیق: سلطان العلما مفتی اعظم ہند (شافعی)

الشیخ ابوبکر احمد حفظہ اللہ وادام ظلہ العالی

علمائے کیرلا اور اشخاص اربعہ

غالباً سال ۱۹۹۲ میں شیخ ابوبکر مسلیار بانی مرکز الثقافۃ السنیہ (کیرلا) کو شمالی ہند میں اہل سنت وجماعت سے منسلک کیا گیا تھا،اس وقت شیخ موصوف سے حسام الحرمین کی تصدیق طلب کی گئی تھی۔سال ۲۰۱۲ء میں کیرلا میں مناظر اہل سنت حضرت مفتی مطیع الرحمٰن مضطر رضوی دام ظلہ العالی نے مجھ سے فرمایا تھا کہ جب شیخ ابوبکر مسلیار شمالی ہند کے اہل سنت وجماعت سے منسلک ہونے گئے تو وہ سب سے بریلی شریف حضور تاج الشریعہ دام ظلہ الاقدس کی خدمت میں تشریف فرما ہوئے۔وہاں انہوں نے تکفیر وہابیہ کا اقرار کیا۔

بعض تحریروں کے مطابق شیخ ابوبکر باقوی مسلیار نے حضور تاج الشریعہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا:

’’السلام علیکم :نحن معکم فی تکفیر الوھابیہ‘‘.

اس وقت وہاں مفتی مطیع الرحمٰن صاحب رضوی موجود تھے، پھر وہاں سے حضرت مفتی مطیع الرحمٰن صاحب رضوی کو تحقیقات کے لیے مرکز الثقافۃ السنیہ (کیرلا) بھیجا گیا۔حضرت مفتی مطیع الرحمٰن صاحب رضوی نے ذمہ داران مرکز کو شمالی ہند کے دیوبندی مسلک اور دیگر گمراہ جماعتوں کی تفصیل بتائی۔مرکز کے اساتذۂ کرام سے اعتقادی مسائل پر گفت وشنید کی۔مفتی موصوف نے قریباً ۲۲: دنوں تک مرکز الثقافہ میں

قیام پذیر رہ کر حالات کا جائزہ لیا۔ شیخ ابوبکر اور بعض اساتذہ سے حسام الحرمین کی تحریری تصدیق حاصل کی۔ مفتی مطیع الرحمٰن صاحب قبلہ نے فرمایا کہ شیخ ابوبکر صاحب کی تصدیق میرے پاس موجود ہے۔ آج تک شیخ ابوبکر اپنی تصدیق پر قائم ہیں۔ اسی گفتگو میں حضرت مفتی مطیع الرحمٰن مضطر رضوی دام ظلہ العالی نے فرمایا تھا کہ شیخ ابوبکر صاحب باقوی حنفی دنیا میں علی الاعلان اشخاص اربعہ کے کفر کا اقرار کرتے ہیں۔

سال ۲۰۱۲ء میں مشہور شافعی عالم شاہ الحمید ملیباری: سکریٹری اسلامک ایجوکیشنل بورڈ آف انڈیا نے مرکز الثقافۃ السنیہ (کالی کٹ) میں مجھ سے فرمایا تھا کہ کئی سالوں قبل ہم نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کی ''حسام الحرمین'' کو ملیالم زبان میں ترجمہ کر کے شائع کیا تھا۔ مشہور شافعی عالم مولانا یوسف امجدی نے ۱۸/ جنوری ۲۰۱۸ء کو ہانگل شریف (کرناٹک) کی ایک میٹنگ میں میری موجودگی میں فرمایا کہ میں نے نور العلما ایم اے عبد القادر مسلیار (۱۹۲۴ء-۲۰۱۵ء) سابق ناظم اعلیٰ جامعہ سعدیہ عربیہ (کاسرگوڈ) سے مسلک دیوبند کے اشخاص اربعہ کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز نے ان لوگوں کے بارے میں جو فرمایا، وہ حق ہے۔

اسی موقع پر مولانا یوسف امجدی نے اپنی تصدیق مجھے عنایت فرمائی، اور حضرت منبع العلما شالیاتی کی ایک تحریر عطا فرمائی۔ ریاست کیرلا میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کے اکلوتے شاگرد مفتی مذاہب اربعہ حضرت علامہ ابو السعادات شہاب الدین احمد کویا شالیاتی (۱۳۰۲ھ-۱۳۷۴ھ/۱۹۵۴ء) تھے۔ کالی کٹ سے کچھ فاصلہ پر چالیم نامی ایک شہر ہے۔ اسے شالیم بھی کہا جاتا ہے۔ علامہ شالیاتی وہیں کے متوطن تھے۔ وہاں علامہ شالیاتی کا مشہور دار الافتا بنام ''دار الافتاء الازہریہ'' تھا۔ ساتھ میں لائبریری بھی تھی۔ یہ ابھی تک موجود ہے۔

علامہ شالیاتی نے اپنے فتاویٰ میں اسماعیل دہلوی اور دیگر وہابیہ و دیابنہ کا رد فرمایا ہے۔ علامہ شالیاتی کے بھانجے منبع العلما حضرت مولانا شیخ ابوبکر قادری شالیاتی رحمہ اللہ تعالیٰ ''دار الافتاء الازہریہ'' کے متولی تھے۔ انہوں نے علامہ شالیاتی کی تحریروں سے دیوبندیوں کے خلاف عربی زبان میں ایک تحریر رقم فرمائی تھی، جس میں ہندوستان کے وہابیوں، دیوبندیوں کا ذکر اور ان کی تکفیر کا ذکر ہے۔ افادۂ عامہ کے لیے وہ تحریر نقل کی جاتی ہے۔ یہی تحریر مولانا یوسف امجدی نے مجھے ۱۸/ جنوری ۲۰۱۸ء کو دی تھی۔ منبع العلما کی عربی تحریر درج ذیل ہے۔

اساس الديوبنديين الى الكفر

الديوبنديون هم القاسم النانوتوى بانى مدرسة دارالعلوم بديوبند وكنكوهى وتهانوى وامبيدوى و محمود حسن وحسين احمد المدنى واتباعهم فى عقائدهم الفاسدة.

اساسهم "تقوية الايمان" الذى صنفه اسمٰعيل الدهلوى وهو امامهم الاعظم وهذا المصنَّف موجود فى دار الكتب المسماة بدارالافتاء الازهرية بشاليم لمولانا شهاب الدين احمد كويا الشالياتى رحمه اللّٰه.

وكتب العلامه الشالياتى علىٰ ذلك الكتاب هكذا

"هذا كتاب رأس الوهابية فى الهند واساس الفرقة المحدثة فى ديوبند وقد رد عليه اعلام علماء اهل السنة والجماعة من اهل الهند والسند والعجم واهل الحرمين والعرب فلا تغتر بما فى هذا الكتاب من المضامين، فان فيه كلمات حق اريد بها بواطل فتدبر ولا تخسر واللّٰه الموفق".

وقال مولانا الشالياتى رحمه اللّٰه ايضًا فى كتابه "دفع شر الاثير عن الخير الكثير" عن اسمعيل الدهلوى.

"فانه اول من مال الى النزغة التيمية و النزغة النجدية فى الهند و اقتفى اثره من اضله اللّٰه علىٰ علم و امتازت طائفته بامور-منها الاعتقاد بامكان كذب البارى جلَّ و علا بالذات و امتناعه بالغير-وَاِمْكَانِ نَظِيْرِخَاتِمِ الْاَنْبِيَاءِ صلى اللّٰه عليه وسلم بِالذَّاتِ وَاِمْتِنَاعِه بِالْغَيْرِ-هٰذا-فَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ من الحوربعد الكور"

(دفع شرالاثيرص ۱۴)

ولقد جمع مولانا شهاب الدين نوراللّٰه مرقده كتبًا كثيرة التى رد بها اعلام علماء اهل السنة و الجماعة علىٰ ذلک الشخص(اسمعيل الدهلوى)فى دار الكتب المذكورة وفيها فتاوى لشيخه و مرشده ومفتى مدراس الشيخ محمود رحمه اللّٰه ولقاضى القضاة بمدراس عبيد اللّٰه رحمه اللّٰه و امثالهما من العلماء العظام و الائمة الاعلام زهاء عشرين و اتفقوا فى فتاويهم قائلين:

"فلاشک فى ان تقوية الايمان المستحق بتسميتها"تكوية الايمان"تصنيف اسمعيل الدهلوى مشتمل علىٰ كفريات وضلالات و خرافات و خزعيلات فمن اعتقد صحتها فقد خرج عن دائرة الاسلام عند الفضلاء الاعلام"

و الديوبنديون المذكورون اتباع اسمعيل الدهلوى و المعتقدون بكتابه"تقوية الايمان"بل انهم قالوا-"هٰذا الكتاب مثل القرآن الكريم"

نذكر بعضا من الكتب المملوة من عقائدهم الفاسدة و اقوالهم المنكرة.

(۱)الصراط المستقيم

(۲)البراهين القاطعة

(۳)تقوية الايمان

(۴)حفظ الايمان

(۵)یک روزه

(۶)بهشتی زیور

(۷)ايضاح الحق

(۸)جهد المقل

(۹)فتاوى رشيدية

(۱۰)تحذير الناس

(۱۱)تذكرة الرشيد

(۱۲)مكالمة الصدرين

(۱۳)اشرف السوانح

وقد افتى من علماء الحرمين الشريفين والهند والسند وغيرها نحو من ثلث مأة بتكفيرهم وبينوا اقوالهم المناقضة لقواعد الاسلام وتلك الفتاوى مجموعة فى "فتاوى الحرمين برجف ندوة المين وفى الصوارم الهندية علىٰ مكر الشياطين الديوبندية وفى حسام الحرمين"-والله الموفق

المتولى: دار الافتاء الازهرية

کیا علمائے کیرلا اشخاص اربعہ کی عبارتوں سے واقف ہیں؟

علمائے کیرلا اشخاص اربعہ کی عبارتوں سے واقف ہیں۔نورالعلما ایم اے عبدالقادر مسلیار (۱۹۲۴ء-۲۰۱۵ء) ناظم اعلیٰ جامعہ سعدیہ عربیہ (کاسرگوڈ) نے سمستھا کیرلا کی جانب سے تبلیغی جماعت کے بارے میں سال ۱۹۶۵ء میں تحقیق کی تھی۔نورالعلما علیہ الرحمۃ والرضوان اخیر عمر میں شیخ تاج العلما قدس سرہ العزیز (۱۹۲۲ء-۲۰۱۴ء) کی وفات کے بعد سال ۲۰۱۴ء میں سمستھا کیرلا کے صدر ہوئے تھے۔نورالعلما کی تحقیقات کیرلا میں سمستھا کیرلا کے میگزین "المعلم" میں شائع ہوئی تھیں، پھر استنبول ترکی سے وہ تمام مضامین کتابی شکل میں شائع ہوئے۔

نورالعلما نے اپنی تحریر میں اشخاص اربعہ میں سے تین کی تحریروں کا ذکر کیا ہے۔قاسم نانوتوی کی تحریر منقول نہیں۔شاید اطلاع نہ ہوئی ہو۔اس سے یہ حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے کہ اس وقت تک علمائے کیرلا کو حسام الحرمین کی اطلاع نہ تھی۔اگر خبر ہوتی تو نانوتوی کی عبارت کا ذکر ہوتا۔علمائے حرمین طیبین کے فتاویٰ کا ذکر ہوتا۔ہندوستان کے حنفی علمائے اہل سنت کا ذکر ہوتا۔اہل ہند کو معلوم ہونا چاہئے کہ اہل کیرلا کے روابط اہل ہند سے نہ تھے۔ان کے روابط اہل عرب سے زیادہ رہے ہیں۔

آمد اسلام کے وقت بھی کیرلا کے راجہ سامری عرب تجار کے ہاتھوں مشرف بہ اسلام ہو کر حاضری دربار رسالت کو روانہ ہوئے۔یمن میں وفات ہوئی۔وہیں ان کا مزار ہے۔تبلیغ کے لیے بھی عالم عرب سے مبلغین اسلام تشریف لائے۔حضرت مالک بن دینار اور بہت سے صالحین کی آمد ہوئی۔اگر سلطان ٹیپو اور ان کے والد کا عہد حکومت مستثنیٰ کر دیا جائے تو ہندوستان کے سلاطین اسلام کا قبضہ کیرلا میں کبھی نہیں رہا۔سلطنت میسور کی حکومت کے عہد میں بھی کیرلا ہی کے حکام منصب حکومت پر فائز کیے گئے۔

کیرلا میں امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے شاگرد مفتی مذاہب اربعہ حضرت علامہ مفتی شہاب الدین احمد کویا شالیاتی (۱۳۰۲ھ-۱۳۷۴ھ/۱۹۵۴ء) تھے۔جو تبلیغی جماعت سے واقف تھے۔جب سمستھا کیرلا میں تبلیغی جماعت سے متعلق فیصلہ ہو رہا تھا، اس سے قریباً بارہ سال قبل شیخ شالیاتی علیہ الرحمہ کی وفات ہو چکی تھی۔اب دیوبندیوں کی عبارتوں سے مکمل طور پر کوئی عالم آشنا نہیں تھے۔

اس وقت تبلیغی جماعت کے بارے میں حکم صادر کرنا تھا۔اس لیے 16: اکتوبر ۱۹۶۵ء کو تبلیغی جماعت کو سمستھا کیرلا کی جانب سے گمراہ جماعت قرار دیا گیا۔خاص کر اشخاص اربعہ کے بارے میں کبھی سمستھا کیرلا میں گفتگو نہیں ہوئی۔چونکہ تبلیغی جماعت اشخاص اربعہ

،اسماعیل دہلوی، ابوالحسن علی ندوی، زکریا کاندھلوی وغیرہ کو اپنا قائد مانتی ہے،اس لیے ان مذکورین کی عبارتوں کی روشنی میں تبلیغی جماعت کے گمراہ ہونے کا فیصلہ کیا گیا۔شخصی تکفیر کے لیے بہت غور وفکراور مکمل تحقیق وتفحص کرنا ہوتا ہے۔

اب کیرلا کے شافعی علما وعوام ہند میں حنفی دنیا میں آرہے ہیں۔ان کو اشخاص اربعہ سے متعلق مزید معلومات ہوتی جارہی ہے۔اشخاص اربعہ کے بارے میں ان سے سوالات ہوتے ہیں،اس لیے دونوں سمستھا کیرلا یا کو اشخاص اربعہ کا معاملہ بھی حل کرلینا چاہئے۔تبلیغی جماعت سے متعلق تحقیق کے وقت بھی سمستھا کیرلا نے چند علما کو تحقیق کے لیے مقرر کیا تھا۔

کسی کافر کو کافر ماننا بھی ضروریات دین سے ہے۔جب کسی کے کفر وارتداد کی یقینی خبر موصول ہوجائے تو اسے کافر تسلیم کرنا ہوگا۔اجمالی طور پر گستاخ رسول کو کافر ماننا بھی ضروری ہے،اور جس شخص سے گستاخی صادر ہوئی ہو،اور اس کا کفر،کفر کلامی ہو تو پھر ایسے آدمی کو شخصی طور پر کافر ومرتد ماننا لازم ہے۔''من شک فی کفرہ فقد کفر'' کا یہی مفہوم ہے۔ایمان اجمالی وایمان تفصیلی کی بحث ''البرکات النبویۃ فی الاحکام الشرعیۃ'' سے نقل کی جاتی ہے،اور تبلیغی جماعت سے متعلق شیخ نور العلما کی تحقیقات کا کچھ حصہ ''البرکات النبویۃ'' سے منقول ہے۔

☆☆☆☆☆

تبلیغی جماعت اور علمائے کیرلا

الجماعة التبليغية للوهابية الديوبندية

الفاضل الشهير ايم.اے.عبد القادر المليبارى المدير للجامعة السعدية كلناد(كاسركود كيرلا)حَرَّرَمقالةً ضخيمة وبديعةً حول الجماعة التبليغية–والمقالة المذكورة كانت بلسان مليالم–ثُمَّ تَرْجَمَهَا اِلَى اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ–وَ نَشَرَهَا الشَّيْخ حسين حلمى الاستانبولى (التركى)–نصفها مطبوع باسم﴿الجماعة التبليغية﴾مع الكتاب المسمّٰى ب﴿هدية المهديين﴾ونصفها الآخر مطبوع باسم﴿كشف الشبهة عن الجماعة التبليغية﴾مع الكتاب المسمّٰى ب﴿الاستاذ المودودى﴾وَهَا اَنَا اُقَدِّمُ اِلَيْکَ بَعْضَ اِقْتِبَاسَاتِهَا–وعبارات الذيل كلها منقولة من﴿كشف الشبهة عن الجماعة التبليغية﴾و﴿الجماعة التبليغية﴾

اقول: صارالمولٰى ايم.أے.عبد القادر رئيسا لجمعية العلماء (سمستا كيرلا)بعد وفاة تاج العلماء السيد عبد الرحمن البخارى فى سنة ۱۴۳۵ھ/ ۲۰۱۴ء.

قضية سمست كيرلا

قال المولٰى عبد القادر المليبارى﴿فَقَدْ ظهرت من نواحى شمال الهند فرق عديدة علٰى رسم تجديد الدين واحيائه وتبليغه وثقافته–وَاتَّبَعَهَا اَقْوَامٌ نَظْرًا لِظَوَاهِرِهَا–من غير اختبار عن عقائدار بابها و مُؤَسِّسِهَا–ثم لماتبين

لهم الاحوال،غَادَرَهَا العلماء الاخيار وَنَشرُوْا خَدْعَاتِهَا وَعَقَائِدَهَا بين الناس—وَهٰذَا بَيِّنٌ من صفحات التاريخ طويلٌ فى طى الزمان—اَنْشَأتلك الفرق وَاِخْتَرَعَهَا رِجَالٌ اَهْوَتْهُمُ الْهَوَاءُ وَاَضَلَّتْهم الآراء و استوردوا دلائل الشرع حسب افكارهم الكاسدة و مالوا نحو زيغ ابن تيمية الحرانى ثم محمد بن عبد الوهاب النجدى—وَ لٰكِنْ التبست عَلٰى مَنْ لَيْسَ عنده عِلْمٌ بِاُصُوْلِ الشَّرْعِ وَخبرة بفروعه فرأوا طَرَائِقَهُمْ حَقًّا وَعَقَائِدَهُمْ سَالِمًا.

☆وَاَنَّ مِنْ هذه الفرق"الحركة الالياسية" الملقبة بالجماعة التبليغية اغتربسياحتهم واعمالهم الظاهرةو رسومهم الجاذبة قومٌ صَالِحُوْنَ متدينون—مِنْ غَيْرِاِخْتِبَارٍوسبرعن عقائدهم وطريقهم الطريفة واتبعوهم فى ساحتهم متمسكين برسومهم الظاهرة المنتحلة—هٰذَا—لَمَّا بَذَرَتْ بذورهم فى نواحى كيرلا—جَاهَدَ علماء سمست كيرلا جمعية العلماء فى البحث عن تأليفهم و عقائدهم و عن تاريخ مؤسسها وَاَحْوَالِه وَاَعْلَنُوْا وَاَفْتَوْا بِاَنَّ هذه الفرقة من المبتدعة الضالة الزائغة عن عقائد اهل السنة و الجماعة—كَمَا اَفْتٰى بذلك علماء اهل السنة من شمال الهند و جنوبها ومن سيلان وغيرها وَكَفٰى بهم اُسْوَةً﴾ (الجماعة التبليغية ص ١٧٩—كشف الشبهة عن الجماعة التبليغية ص ٢)

اقول: ان هذه الفتوى عن الجماعة التبليغية—لاعن المرتدين الاربعة من الديابنة—و سألت عن مفتى الشوافع فى الديار المليبارية زين العلماء زين الدين المسليارعن هؤلاء الاربعة—فقال—سُئِلْنَا عن الجماعة التبلبغية فَاَجَبْنَا—وَمَا سُئِلْنَا عن الاشخاص الاربعة من الديابنة—فأتنى بكتبهم—اجيبك بعد المباحثة بين علماء سمست كيرلا—وزين العلماء هوالامين العام لسمست كيرلافى طبقة اى كے .

اعلم ان من علم عباراتهم الكفرية وفهمها كما ملاً—وعلم التكفيرمن علماء العرب والعجم—ثم انكرتكفيرهم—فهو كافرمثلهم ومعاند الاسلام—ومن لايعلم اعتقاداتهم الكفرية—و يعتقد انهم مومنون فلاحرج—ومن لايعلم ضلالاتهم—ويعتقد ان الديابنة من اهل السنة فلا حرج—ولكن من اصربعدالعلم فهومأخوذ—والعلماء الذين ماتوا وما اطلعوا على عباراتهم الكفرية فلاحرج—ومن اطلع على عباراتهم واعتقدهم كافرين فلاحرج—لان اظهار الاعتقادواجب عند السوال .

واعلم ان شرط العلم بتكفيرهم من العلماء لمن هوغير اهل بافتاء التكفير—ومن هواهل للتكفيرفالعلم بعباراتهم الكفرية كما فى له—فالمفتى اذالم يكفربعد العلم والفهم بعباراتهم الكفرية فهوكافر—ويجب السوال لغيرالاهل—اذاترددفى الاموراالاعتقادية—ولايجوز له التوقف—كما مرفى الرسالة الاولٰى—وكفرالديابنة ابتلاء من اللّٰه تعالٰى للمومنين—فوفقنا اللّٰه تعالٰى الى الصراط المستقيم.اٰمين

علماء كيرلا: ما كانت الروابط بين علماء كيرلاوبين علماء اهل السنة فى الهند-فهم كانوا لايعرفون الديابنة ولاعلماء اهل السنة-و جائت الجماعة التبليغية فى مضافات كيرلا-فحققواعنها وجمع الاقوال والعبارات المتعلقة بها-وقالوابعد التحقيق انهم ضالون ومضلون- فاتفق رأيهم برأى علماء اهل السنة فى الهندو السند. وما سُئِلُوْاعن الاشخاص الاربعة-وما كانوا يعرفونهم-وماحققوا اقوالهم-وكانوا لا يعلمون ان علماء العرب والعجم كفرواهم-فما التفتوا اليهم-فهم معذورون.

اما رأيت ان الامام احمد رضا كفرالقاديانى والاشخاص الاربعة المذكورة فى المعتمد المستند فى سنه ١٣٢٠ه / سنه ١٩٠١ء - ثم ذهب بهذه الفتوى الى علماء الحرمين الطيبين فى سنه ١٣٢٣ه/ سنه ١٩٠٤ء-وصدق علماء الحرمين تلك الفتوٰى - ومجموع هذه الفتوٰى و تصديقات علماء الحرمين هوالمسمّٰى بحسام الحرمين-ومعروف بين علماء الهندو السند.

واسست سمست كيرلا فى سنه ١٩٢٦ء-وعلماء كيرلا افتوابالكفرعلى القاديانى -واهل كيرلا يزعمون ان اول من افتٰى بكفرالقاديانى هم علماء سمست كيرلا -وهذا القول مبنى علٰى عدم العلم بفتوى الامام احمدرضا-هكذا هم كانوا لا يعلمون عن الاشخاص الاربعة وعن تكفيرهم-وامااليوم فبعضهم يعلم وبعضهم لايعلم-وحكم الشرع على العالم باقوالهم وتكفيرهم-ومن لم يصل اليه خبرهم فهو معذور- وفقنا اللّٰه تعالٰى الى الحق-وما ذا بعد الحق الا الضلال.

اقوال العلماء عن الجماعة التبليغية

قال المولٰى عبد القادرالمليبارى-"فَلِمِثْلِ هٰذِهِ الدَّعَاوى المضلة والعقائد التى قدمناها فى المبحث السابق،افتى العلماء المحققون الذين سبروامنشوراتِهِمْ وَرَسَائِلَهُمْ وَاَقَاوِيلهم من شمال الهند وجنوبها بابتداع هذه الطائفة كمثل اخواتها من الوهابية والمودودية والنيجرية وغيرها من الفرق الضالة.

☆وَعَلٰى مقدمتهم العلامة المرحوم المفتى فى شمال الهند الشيخ آدم نوراللّٰه مرقده فانه اَفْتٰى فى سنة ١٣٦٦ سنه ه-اَنَّ هٰذِهِ الطَّائِفَةِ مبتدعة -وَالعلامة المفتى حبيب اللّٰه المدراسى و غيرهم من العلماء الفحول افتوا بذلك ايضًا-وَ لَمَّا ظَهَرَ ابتداعهم فى نواحى كيرلا-كَتَبَ شيخ المشائخ واستاذ الاساتذةمفتى الديار المليبارية وقامع البدع والزندقة جامع العلوم والدقائق مولانا المرحوم القطبى الشهيرنوراللّٰه مرقده و جمعنا فى مستقرالرحمة،اِلٰى لُجْنَةِ اَهْلِ الشُّورٰى لِسَمَسْتَ كِيْرَلَا جمعية العلماء الشهيرة فى الاٰفاق والبلاد المقبولة عندالعوام والخواص من نصف قرن-فانتخبوا اعضاءً لِسَبْرِمؤلفاتهم و منشوراتهم و رسائلهم-فاجتمعوا

وتفحصوا وَبَاحَثُوْا ثُمَّ اتفقت اللجنةُ عَلٰى -اَنَّ هٰذِهِ الْفِرْقَةَ ضَالَّةٌ مُضِلَّةٌ مُبْتَدِعَةٌ -فِيْ جلستها المنعقدة فى تاريخ ١٩٦٥-١٠-١٦ ميلادية -وَاَعْلَنُوا بذلك مَعَ شَوَاهِدِهَا" (الجماعة التبليغية ص ٢٠١ -استنبول تركى)

قال المولى عبد القادر المليبارى -"فانى كنتُ جَمَعْتُ رسالةً بلسانى (مليالم) فى نقد الجماعة التبليغية الالياسية المنظمة من شمال الهند- وَنَشَرَهَا فَرْعٌ من جمعية علماء لعموم كيرلا لتعلقة تاليفرمب الطبعة الاولى ١٩٧٦م والثانوية ١٩٧٨م -وَمَنْهَجِيْ فى هذا قرارهيئة جمعية العلماء لعموم كيرلا -وذلك بعد تفحص منشورات هذه الفرقة ورسائل امرائهم واشياخهم سنة ١٩٦٥م -انها من المبتدعة الضَّالَّةِ وَاِنْ كَانَتْ اَعْمَالُهُمُ الظَّاهِرة حسنةً فى اعين الناس -كَمَا اَشَارَ امير المومنين على ابن ابى طالب كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ الْكَرِيْمِ الٰى دَعَاوى اول الفرق المارقة -كَلِمَةُ حَقٍّ اُرِيْدَ بِهَا الْبَاطِلُ.

☆ثم لما انتشرت سياحة ارباب هذه الفرقة فى البلادالعربية وغيرها -طالمايطلبنى بعض احبابى الساكنين فى بلاد العرب لتعريبها ونشرها بلسان الاسلام و المسلمين -عِلْمًا بِاَنَّ تَصَانِيْفَ اَرْبَابِ هذه الفرقة وَرؤسائهم فى اللغة الأردوية وَاَهْلُ الْعَرَب غافلون عنها وعن مؤلفاتها - وَلكنى كنتُ تَقَدَّمْتُ رِجْلًا وَتَأَخَّرْتُ اُخْرٰى ظَنًّا بأنى قليل البضاعة فى هذا الشان متطفل فى تلك الميدان -ثم لما اشتد الطلب و الحث، عَزَمْتُ مُتَوَكِّلًا عَلٰى تَوْفِيْقِه سبحانه وَتَعَالٰى لِتَعْرِيْبِهَا وَ نَشَرْتُهَا قَطْعَةً قَطْعَةً فى مجلة" الْمُعَلِّم" التى تنشرها جمعية المعلمين المركزية شعبة جمعية العلماء لعموم كيرلا.

☆فَلَمَّا بَدَرَتِ الْمَقَالَتَانِ الْاُوْلَيَانِ منها فى تلك المجلة -بَادَرَالْاَ خُ الصَّالِحُ السيف القاطع لحماية عقائد اهل السنة فى هذا العصر الشيخ حسين حلمى الاستا بنولى (التركى) لِنَشْرِهَا مُلْتَقَطَةً -جزاه اللّٰهُ عن المسلمين خير الجزاء -ثُمَّ كَتَبَ اِلَيْنَا مُتَشَوِّقًا لِنَشرِهَا تَامَّةً وَطَالِبًا بيد السماحة و القبول الأخ فى اللّٰه الشيخ اسماعيل الباكستانى من دبى (الامارات المتحدة العربية) بواسطة اخينا بَلْيَانَ كُنْجْ جَزَاهُمَا اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ -واستلمتُ طَلَبَه بيدالشكر والتقدير -فَهٰذِهِ الرِّسَالَةُ تامةً أقدِّمُهَا لَدَىْ اِخْوَانِنَا الْعَرَبِ باسم " كشف الشبهة عن الجماعة التبليغية " (الجماعة التبليغية ص١٧٧)

قال المولى عبد القادر ﴿قد تقرَّرعَمَّا بَيَّنَّا اَنَّ هٰذِهِ الْفِرقة كاخواتها الاشقياء ادعت ان هذه الامة قَدْ ضَلَّتْ وَحَادَتْ عن طريق هدٰى -وهذه الدَّعْوٰى تخالف ما بَشَّرَه الرَّسُوْلُ الْاَمِيْنُ ﷺ -فيما رواه الترمذى عن ابن عمر رضى اللّٰه عنه﴿ اِنَّ اللّٰهَ لا يجْمَعُ اُمَّتِىْ عَلٰى ضَلَالَةٍ -الحديث﴾ و هذا مما لايمترى فيه عاقلٌ فَضْلًا عَنْ فَاضِلٍ" (كشف الشبهة ص ٣)

اقول:قَدْ حَرَّرَالمولٰى كے. كے. ابوبكرالرئيس لِجَمِعِية المعلّمين والمديرُ لِمجلة "اَلمُعَلِّم"–تقريظًا جَيِّدًا علٰى هذاالكتاب–وَهُوَ هذا فى الذَّيْل.

تقريظ رئيس التحرير لمجلة المعلم

﴿المضامين الَّتى حَرَّرَهَا المولوى ابواحمد(يم.اے. عبد القادرالمولوى)فى اعداد مجلة "اَلْمُعَلِّم"بعنوان" كشف الشبهة عن الجماعة التبليغية"–قد كشفت حقيقة الجماعة التبليغية وعقائدها الزائغة وآرائها الفاسدة–فماذابعدالحق الا الضلال–فاحذرواعنها كل الحذر–وَقَدْ حَذرعنها حينما نشأتْ كُلُّ مَنْ لَهُ التَّبْصرة الثاقبة–(١)كالعلامة ابى السعادات شهاب الدين احمد كويا الشالياتى(٢)وشيخنا المعظم شيخ آدم حضرة مفتى الباقيات الصالحات ويلوروناظرها(٣)و العلامة ابى بكرحضرة ناظرالباقيات الصالحات ومفتيها–نَوَّرَ اللّٰهُ مَرَاقِدَهم وَاَفَاضَ عَلَينا من فيوضاتهم﴾–كے.كے.ابوبكر مولوى المحاضر فى الجامعة النورية و المحرر لمجلة المعلم–(الجماعة التبليغية ص١٧٧)

الجماعة واميرالجماعة

قال المولى المليبارى﴿و يقول الاميرمحمد الياس(١٣٠٣ه–١٣٦٣ه)فى ملفوظاته "وهدف حركتنا هذه تعليم ما جاء به النبىﷺبرمته وهذا هو غرضنا ومقصودنا –واما دورتنا للتبليغ المعروف بالكشت(گشْتْ)هى مبادى حركتنا فقط–والكلمة و الصَّلٰوة والتعليم المتد اولة هى مثل الالف والباء والتاء لتلك الحركة﴾(ص ١٣من الملفوظات)

☆تبَيَّنَ من هذه المقالة ان مقصوده–اَنَّ يُعَلِّمَ كُلَّ مَا جَاءَ بِهِ النَّبِىُّ ﷺ علٰى مَسْلَكِه و عقيدته التى يريد–و فى مقال آخر يقول لرفيقه ظهيرالحسن–"رفيقى ظهيرالحسن !– مقصودى لايَفْهَمُه اَحَدٌ–يَظُنُّ النَّاسُ اَنَّ هذه الحركة حركةُ الصَّلٰوةِ فقط–اُقْسِمُ بِاللّٰهِ ان هذه لَيْسَتْ حَرْكَةُ الصَّلٰوةِ"–وبعداسطر يقول ويفصح باظهارالحسرة–"يَا ظَهِيْرُ!–نُنَظِّمُ قَوْمًا جَدِيْدًا الخ"(دينى دعوت ص٢٠٥)

☆وهذا القول يرشد الى مقصوده وَاَنَّ تلك الحركة لَيْسَتْ لِلدَّعْوَةِ لِلصَّلٰوة فقط كما يذيعه اتباعه اليوم فى غالب الامكنة–وَاِنَّمَا هُوَ اِبْتِكَارُطريقةٍ وعقيدة يجمع الناس اليها–وَيُؤَيِّدُه اَيْضًامَا يُبَيِّنُ فى محل آخر"وَ عِنْدَ الفقيرهذا التبليغ جامع للشريعة والطريقة والحقيقة على الوجه الاتم﴾(مكاتيب ص ٦٦)

☆وهذا القول يفصح بَيِّنًا اَنَّ هَدْفَ هذه الجماعة الَّتى تنظم علٰى رؤيا مؤسِّسِه هى الجامعة للشريعة والطريقة والحقيقة–فَهَلْ يبقى نقطةٌ من الدين خارجةً من هذه الثلاثة؟–فَتَبَيَّنَ من هذه المقالة اَنَّ هٰذادِيْنٌ جَدِيْدٌ جامِع علٰى

دعواه الاسلام جَمِيْعًا–واساسه ما يظفربه فى رؤياه كَمَا لَايَخْفٰى–اَلَيْسَ هٰذَا اِبْتِدَاعًا فِى الدِّيْن وَضَلَالًا بَيِّنًا؟"(كشف الشبهة ص ۷)

(۷)﴿يقول السيد ابو الحسن على الندوى فى"محمد الياس اور ان كى دينى دعوت" –اَنَّ بَانى التبليغ محمد الياس لَازَمَ وَهُوَ اِبْنُ عشر سنين اِلٰى عشرين–شَيْخَه رشيد احمد الجنجو هى–وَاَعْطَاهُ الْخرقة و بَايَعَه بالطريق المخصوص خلاف عادته–لِمَا رَأى فيه النَّجَا بَةِ﴾(ص ۴۴)

☆وهويُبَيِّنُ عن شيخه فى ملفوظاته بقوله–"الشيخ الجنجو هى قطب الارشاد فى هذا الزمان والمجدد لـلامة–ولكن لاحاجة للمجددان يظهراعماله التجديدية علٰى يده–بل كلمَا ظهرعلٰى يدرجاله فهو بالواسطة من اموره التجديدية–كما ان اعمال الخلفاء الراشدين سيما الشيخين منهم من اعماله عليه الصلاة والسلام فى الحيقيقة﴾(صفحة۱۲۳)

☆ثم بعد انتقال شيخه الجنجو هى لازم الخليل احمدالانبيتهوى السهار نفورى – والاشرف على التهانوى كما بينه ابوالحسن فى "دينى دعوت"(صفحة۴۸ و ۴۹)

☆ويفصح عن التهانوى فى ملفوظاته "قد سعى التهانوى سعيا بليغا لذلك–يرجو قلبى ان يكون التعليم له وطريقة التبليغ لى فينتشرتعليماته به "(ص۵۷)ويقول فى مكاتيبه – ولابد للانتفاع بالتهانوى ان يحبه ويحب رجاله وان يطالع كتبه–فمن مطالعة كتبه يحصل العلوم ومن رجاله يحصل العمل(ص۱۳۸)

☆فقد تبين من هذا البيان–اَنَّ اسوته هم الرشيداحمد الجنجوهى واشرف على التهانوى من علماء شمال الهند ومن نحا نحوهما.

افكار الكنكوهى

قال المولٰى عبد القادرالمليبارى–"ثم نطالع عن الرشيد وكتبه واقواله وهوالذى اقتدٰى به مؤسس هذه الجماعة اَوَّلاًوَبَيَّنَ اَنَّه المجدد وقطب الارشاد–وهذا الرجل يثنى علٰى محمد بن عبد الوهاب–الَّذِىْ كَفَّرَالامة علٰى توسلهم بالصالحين و استغاثتهم بهم–حيث يقول فى فتاواه "يقول الناس عن محمد بن عبدالوهاب انه وهابى–وهورجل صالح– سمعت اَنَّه حنبلى المذهب وَعَامِلٌ بالاحاديثِ وَرَادٌّ على البدعة والشرك–ولكن فى مزاجه شدة"(ص۲۳۷ فتاوىٰ رشيديه)

ويقول ايضًا(فى ص۲۳۵)" يقول الناس عن اتباع محمدبن عبدالوهاب انهم وهابيون وعقائدهم حَسَنَةٌ وَمَذْهَبُهُمْ حنبلى–الٰى اٰخره.

☆وهل يخفى علٰى من يقرأ تاريخهم وثورتهم فى جزيرة العرب وقتالهم للمسلمين مستحلين دمائهم واموالهم–اَنَّ هذه الفرقة مَارِقَةٌ عن الدين الحنيفى كَمَا اَشَارَ صَاحِبُ الشَّرِيْعَةِ﴿يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ﴾–يَشْهَدُ لِذٰلِكَ قول الشامى فى شرح الدرالمختار–" كَمَا وَقَعَ فى زماننا اَتْبَاعُ ابن عبدالوهاب الذين خرجوا من نجد وتغلبوا على الحرمين وكانوا ينتحلون مذهب الحنابلة–لكنهم اعتقدوا انهم هم المسلمون وان من خالف اعتقادهم مشركون–و استباحوابذلك قَتْلَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَقَتْلَ علمائهم–حَتّٰى كسر اللّٰهُ شَوْكَتَهُمْ الخ–" (ردالمحتار ٢٢٧-٣-٢)–اُنْظُرْتَفَاصِيْلَه فى كتب الامام السيد احمد زينى دحلان جزاه اللّٰهُ تَعَالٰى خَيْرَالْجَزَاءِ.

ويقول الرشيد اَيْضًا فى فتاواه عن محمد اسماعيل الدهلوى الذى بذربذورالوهابية فى الْهِنْدِ اَوَّلًا–"اَنَّ الْمَوْلَوِى محمد اسماعيل عَالِمٌ متقى مزيحٌ لِلْبِدْعَةِ وَعَامِلٌ بِالْقُرْاٰنِ وَالسُّنَّةِ وَالْهَادِىْ لِلْخَلْقِ الخ"(ص ٤١)ويقول ايضًا–"وكتابه"تقوية الايمان"اَحْسَنُ كُتُبٍ وَاَصْدَقُهَا وَالموجب لقوة الايمان وَاشْتَمَلَ عَلٰى مقاصد القراٰن والحديث اجمع"–وَيَقُوْلُ اَيْضًا –" كتاب تقوية الايمان احسن كتب و ابلغ رَدًّا عَلَى الشرك والبدعة –وَالْاِسْتِدْلَالُ فِيْهَا جَمِيْعًا بالكتاب والسنة–فَاتِّخَاذُه وَادِّخَارُه وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عَيْنُ الْاِسْلَام الخ﴾(ص ٤١)

تَوَقَّفْ قَلِيلًا وَ تَفَحَّصْ مَا قَالَ عَنْ هٰذَا الكِتَابِ الزَّائِغِ فحول العلماء من الهند–(١)يقول العلامة المفتى على المذاهب الاربعة ابوالسعادات الشيخ شهاب الدين احمد كويا الشالياتى عن تقوية الايمان–"هذا كتابُ رَأْسِ الوهابيين فى الهندواساس الفرق المحدثة فى–ديوبند–وَقَدْ رَدَّ عَلَيْه علماء اهل السنة من اهل السند والهند والعجم واهل الحرمين والعرب–فَلَا تغتربما فى هذا الكتاب من المضامين–فَاِنَّ فِيْهَا كلماتُ حَقٍّ اُرِيْدَ بِهَا بَوَاطِلُ فَتَدَبَّرْوَلَا تغترَّوَاللّٰه اُلْمُوَفِّقُ".

(٢)ويقول اَيْضًا–"فَاِنَّه اَوَّلُ مَنْ مَالَ اِلَى النَّزْعَةِ التَّيْمِيَّةِ وَالنَّزْعَةِ النَّجْدِيَّةِ فى الهند–وَاِقْتَفٰى اَثَرَه مَنْ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ–وَامْتَازَتْ طَائِفَةٌ بامور–منها الاعتقاد بامكان كذب البارى جلَّ وعلابالذات وامتناعه بالغير–وَاِمْكَانِ نَظِيْرِ خَاتِمِ الْاَنْبِيَاءِ ﷺ بِالذَّاتِ وَاِمْتِنَاعِه بِالْغَيْرِ–هذا– فَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ من الحوربعد الكور الخ–"(من دفع شر الاثير ص٤)

(٣)وفى فتاوى المرحوم محمد تميم مفتى مدراس–" فَلَاشَكَّ فِىْ اَنَّ "تقوية الايمان" المستحق تسميتها بتكوية الايمان–تصنيف اسماعيل الدهلوى–مُشْتَمِلٌ عَلٰى كُفْرِيَاتٍ وَضَلَالَاتٍ وَخُرَافَاتٍ وَخز عبيلات–فَمَنْ اِعْتَقَدَ صِحَّتَهَا فَقَدْ خَرَجَ عَنْ دَائِرَةِ الْاِسْلَامِ عِنْدَ الْفُضَلَاءِ الْاَعْلَامِ الخ".

اذا تَامَّلْتَ فيما سَطَرْنَاه–تَبَيَّنَ لَکَ اَنَّ الرشيد احمدالجنجوهى مرشد بانى الجماعة يُزَكِّى عَلٰى محمد بن عبد الوهاب ومحمد اسماعيل الدهلوى–خِلَافَ مَا عَلَيْهِ الْعُلَمَاءِ الْاَعْلَامِ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ–وَمَعَ ذٰلِکَ نَتَفَحَّصُ عن عقائده بالخصوص.

عقائدالكنكوهى

قال المولى عبد القادرالمليبارى–(١)يقول فى فتاواه–"لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم يَعْلَمُ الْغَيْبَ وَ لَمْ يَدَّعِ به اَيْضًا–وَ قَدْ ثَبَتَ فِىْ كَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَكَثِيْرٍ مِنَ الْاَحَادِيْثِ–اَنَّه لايَعْلَمُ الْغَيْبَ–فَمَنْ اِعْتَقَدَ اَنَّه صلى اللّٰه عليه وسلم يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدَ اَشْرَکَ"(ص٩٦)

(٢)وَيَقُوْلُ اَيْضًا–"علم الغيب خَاصٌّ باللّٰهِ سبحانه وتَعَالٰى–فَاِطْلَاقُه عَلٰى غَيْرِه بِاَىِّ تَاْوِيْلٍ،لايَخْلُوْعَن اِيْهَامِ الشِّرْکِ"(ص٩٣)

(٣)–"تصورالاولياء ومراقبتهم باعتقاد انهم يعلمون ذلک غيرصحيح ويخاف منه الشرک"(ص٤٩)

(٤)–"النداء بيا رسول اللّٰه ﷺ مُعْتَقِدًابِاَنَّه يَسْمَعُ صلى اللّٰه عليه وسلم من بعيدٍ كُفْرٌ صَرِيْحٌ–وَاِنْ لَمْ يَعْتَقِدْ ذٰلِکَ فَهُوَ مُشَابِهٌ لِلْكُفْرِاَيْضًا" (ص٢٦)

(٥)–" وَظِيْفَةُ يَا شَيْخ عَبْدَالْقَادِرِالْجِيْلَانِى شَيْئًا لِلّٰه–غَيْرُجَائِزٍعندى–وَاِنْ لَمْ يَكُنْ شِرْكًا،فَهُوَ مُشَابِهٌ لِلشِّرْکِ الخ"(ص٥٠)

(٦)﴿وَمَنْ قَالَ ذٰلِکَ مُعْتَقِدًا بِاَنَّ الشَّيْخ يَعْلَمُ الْغَيْبَ بِذَاتِه وَيَتَصَرَّفُ بِذَاتِه فَهُوَ مُشْرِکٌ – وَاِنْ اِعْتَقَدَ اَنَّ اللّٰهَ يَطَّلِعُ عَلَى الشَّيْخِ اَوْ يَتَصَرَّفُ الشَّيْخُ بِاِذْنِه تَعَالٰى فَلَيْسَ بمشرک – وَلكن استعمال مثل ذلک من الالفاظ الموهمةغيرصحيح ومعصية الخ(منه)

(٧)﴿انعقاد مجلس المولد على الرَّسُوْلِ صلى اللّٰه عليه و سلم–وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ اَمْرٌ غَيْرُ مَشْرُوْعٍ–غَيْرُجَائِزٍ فى هذا الزمن–وَمِثْلُ ذلک العروس(الزيارة المعهودة لِمَشَاهِدِ الْاَوْلِيَاءِ)–فَقَدْ كَانَتْ اُمُوْرٌكَثِيْرَةٌ مُبَاحَةٌ فى العصرالاول–ثم كانت ممنوعة بعد ذلک – فالمولد والعروس من هذه الامور﴾(ص ١٠٥)

(٨)"فَالْهِدَايَةُ وَاِسْتِحْقَاقُ الْجَنَّةِ ثَابِتَةٌ فِىْ مَتْبَعِىْ"(تذكرة الرشيدص١٧)

☆تَبَيَّنَ لَنَا مِنْ هذه البيانات–اَنَّ الجنجوهى يخالف اهل السنة فى اثبات علم الغيب للانبياء والاولياء–و نداء الاموات ذوى الارواح المقدسة–وَاِنْعِقَادِ مجلس المولد على الرسول والصالحين لِتَذْكَارِهِمْ–الٰى غير ذلک مِمَّا هوَمَسْطُوْرٌفى فتاواه.

(۹)ومن عقائده اَیْضًا اَنَّ كذب الباری سبحانه وتعالٰی ممکن بالذات وممتنع للغیر-وَالْكِذْبُ عَلٰی مَالا یَخْفٰی-اَلْاِخْبَارُبِخِلَافِ الْوَاقِعِ-فهوممكن فی حقه تَعَالٰی-ولکن لایفعله-هذا هودعواه فی فتاواه-اُنْظُرْ ص ۸۴من فتاواه-واستدل لذلک-انه سبحانه وَتَعَالٰی اَوْعَدَ فِرعَونَ بدخول النار-وَمَعَ ذلک لَه قُدْرَةٌ عَلٰی اِنْجَائِه وَاِدْخَالِهِ الْجَنَّةَ.

☆وَذٰلِکَ الْاِسْتِدْلَالُ غَیْرُمفید لِدَعْوَاه-وَاَیْنَ خُلْفُ الْمِیْعَادِ مِنَ الْاِخْبَارِبِخِلَافِ الْوَاقِعِ-فَالْكِذْبُ بِهٰذَاالْمَعْنٰی مذمومٌ فی حق المخلوقین-فَضْلًا عَنْ رَبِّ الارباب-وخلفُ الْوَعِیْدِ مَحْمُوْدٌ فی حقهم کماقال الشاعر-وَاِنِّی اِذَا اَوْعَدْتُه اَوْ وَعَدْتُه-لَمُخْلِفُ اِیْعَادِیْ وَمُنْجِز مَوْعِدِیْ-فَدَعْوَاهُ مُخَالِفٌ لِاَهْلِ السُّنَّةِ-مع ان دلیله لایطابق المدلول-وهل یُنْكِرُمسلمٌ قَوْلَه تَعَالٰی وَهُوَاَصْدَقُ الْقَائِلِین-﴿وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰه حَدِیْثًا﴾(النساء-۸۷)

عقائد الدہلوی

قال الملیباری﴿قد بَیَّنَّا فی الحلقة السابقة عقائدَالجنجوهی مرشد بانی الجماعة-و بعد لک نَنْظُرُ اِلٰی عَقَائِدِ محمد اسماعیل الدهلوی- الذی قال عنه الجنجوهی"اِنَّ کتَابَه تَفویة الایمان عین الاسلامِ والکتابِ والسنةِ"-

(۱)یقول-"النداء بِیَا محمد مُعْتَقِدًابِاَنَّه یَعْلَمُ وَیَرَاهُ شِرْکٌ-فَمَنْ نَادٰی نَبِیًّا اَوْ وَلِیًّامِنْ بَعِیْدٍفَقَدْاَشْرَکَ -وَمَنْ طَلَبَ الْحَاجَاتِ مِنْهُمْ فَهُوَاَیْضًا مشرک-ومن خرج لزیارة مقابرهم فهو مشرک- و المشتغل بایقاد السراج و التطهیرفی المقابروسقایة الزوارکافرٌ اَیْضًا الخ﴾(ص۸ من تقویة الایمان)

(۲)ویقول فی رسالته﴿الصراط المستقیم﴾-﴿وَمَنْ تَصَوَّرَفی الصَّلَاةِ اَنَّه یزنی اویباشرمَعَ زَوْجَتِه فَلَاحَرَجَ فیه-وَلٰکِنْ تَصَوُّرَالْمَشَائِخِ وَتَذَكُّرَهُمْ حَتّٰی الرَّسول صلی اللّٰه علیه وسلم مَمْنُوْعٌ-وَذٰلِکَ اَضَرُّمِنْ تصور الْحِمَارِوَالْبَقَرِ﴾(ص ۹۱)

☆تفكروا- هَلْ لَایَدْخُلُ فیه تصوره صلی اللّٰه علیه وسلم عند قوله فی التَّشَهُّدِ-السلام علیک ایها النبی الخ وَهَلْ لَایَكُوْنُ شِرْكًا تصوره ومراقبته صلی اللّٰه علیه وسلم فی ذهنه -هل هذا اِلَّا تَضْلِیْلُ الْاُمَّةِ-مَعَ اَنَّ حجة الاسلام الغزالی یقول﴿وَاحْضُرْ فی قلبک شخصه الكریم وقل سلامٌ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ الخ وَلِیَصْدُقْ اَمَلُکَ فِیْ اَنَّه یَبْلُغُه وَیَرُدُّ عَلَیْکَ مَا هُوَ اَوْفٰی مِنْهُ﴾(احیاء العلوم ص ۱۶۹)

عقائد التهانوی

قال العلامة الملیباری﴿ثم لَنُوْرِدُ نَبْذَةً من عقائد التهانوی الَّذِیْ زَكّٰی عَنْهُ وَاضِعُ التَّبْلِیْغِ بقوله-"التعلیم للتهانوی والطریقة لی"ویقول التهانوی﴿نَسْاَلُ عَنِ الْمُدَّعِی بِعِلْمِ الْغَیْبِ لِلرَّسُوْلِ-هل یعلم جَمِیْعَ الْمغیبات

اَوْبَعْضَهَا-(ولانسلم انه يعلم الجميع) وَاِنْ كَانَ يَعْلَمُ بَعْضَ الْمغيبات-فَاَیُّ خصوصيةٍ لَه ﷺ فی ذلک-فَاِنَّ زَيْدًا وَ عَمْروًا-بَلِ الْمَجَانِيْنَ- وَالْبَهَائِمَ-وَالْاَطْفَالَ يَعْلَمُ مِثْلَ هٰذَاالخ"(من حفظ الايمان ص ٨-٧)

☆معاذ اللّٰهِ-وَهَلْ يَسُوْغُ لِمُسْلِمٍ هٰذَا التَّشْبِيْهُ-شَبَّهَ اشرَفَ الكائنات وَسَبَبَ النَّشْأةِ وَالْوَاسِطَةَ العُظْمٰى بالمجانين والبهائم فی علمه الغيب وَعِلْمِه-وَيُصَرِّحُ اَيْضًا فِیْ رِسَالَتِهِ الْمَشْهُوْرَةِ الْمُسَمَّاةِ بحلى الجنة(بهشتى زيور)طَلَبُ الحاجا ت من العظماء -وَطَلَبُ الايام السعيدة والنحسة-وَعَقْدُ الفلوس المنذورة فی اعناق الاطفال والاولاد باسماء الصالحين الشرفاء شركٌ-اِلٰى غَيْرِ ذٰلِکَ مما هی متعارفةٌ بين المسلمين علٰى سبيل تعاطی الاسباب اَوِالتَّبَرُّكِ-وَهَلْ هٰذِهِ الدَّعْوٰى اِلَّا ضَلَالَةٌ وَبدعة مُحْدَثَةٌ مِنَ الْوَهَابِيَّةِ وَالتَّيْمِيَّةِ؟-وَهٰذه هِىَ تعليمات الالياس مؤسس التبليغ علٰى طريقه المخترعة كَمَا صَرَّحَ به.

عقائدالانبيتهوى

قال العلامة المليبارى﴿ويقول الخليل احمد السهارنفورى الَّذِىْ لَازَمَه اَمِيْرُ التَّبْلِيْغِ بعْدَ انتقال مرشده الجنجوهى-عَلٰى مَا نَقَلَ عَنْهُ النَّدْوِىُّ-" لَقَدْ ثَبَتَ الْعِلْمُ الْوَاسِعُ لِاِبْلِيْسَ وَمَلَکِ الْمَوْتِ بالنصوص القاطعة-وَاَىُّ دَلِيْلٍ عَلٰى سِعَةِ عِلْمِهِ ﷺ قَاطِعًا-بحيث يقابل النصوص-وَاِنَّمَا ذٰلِکَ اِثْبَاتُ شِرْکٍ-يَرُدُّ بِهِ النُّصُوْصَ﴾(ص ٥١ من البراهين القاطعة)

☆تفكروا عن اثبات سعة العلم لابليس وعزرائيل عَلٰى اَشْرَفِ الْكَائِنَاتِ-وَجَزَمَ بِاَنَّ مُخَالَفَته رَدُّ النُّصُوْصِ وَاِثْبَاتُ الشِّرْکِ.

خلاصة البحث

(١)﴿تبيَّنَ لَنا من بيانات الالياس بانی تبليغ- وَاَشْيَاخِه-الجنجوهى والتهانوى والسهار نفورى والدهلوى-اَنَّ الرَّسُوْلَ ﷺ لَيْسَ لَه عِلْمٌ بالمغيبات-وَالاعتقاد بذلک ونداؤه صلى اللّٰه عليه وسلم من بعيد شِرْکٌ﴾ (كشف الشبهة ص١٥-١٩)

(٢)﴿وهل يشک ويمترى مُنْصِفٌ بعد هذا الْبَيَانِ اَنَّ رؤساء التبليغ يحاذى حذو النعل بالنعل بالطائفة الوهابية فى دعواهم بترک الاستمداد والاستغاثة و التشفع الى غيرذلک يصرح بذلک اشياخ مؤسس التبليغ-الكنكوهى والسهارنفورى وحسين احمد المدنى والتهانوى و علٰى رأسهم محمد اسماعيل الدهلوى الذى اتَّبَعَ شِبْرًا بِشِبْرٍ لِمحمد بن عبد الوهاب النجدى وبالغ فی بعض مقالاته علٰى ذلک الشخص ايضًا- فَاِذَا تَاَمَّلْتَ فی مقالات هٰذِهِ الْفِرْقَةِ تَبَيَّنَ لَکَ-اَنَّهُمْ يتبعون اِبْنَ عَبْدِ الوهاب النجدى فی عقائده و يزكيه-وَاَتْبَاعُه

اَشَدُّ تَزْکِیَۃً بحیث یُرَغِّبُ المسلمینَ فی اِتِّباعِ عقائدہ–وَیَرُدُّعلٰی کل من یُنْکِر النَّجْدِیَّ وَاَتْباعَہ–بِاَنَّھُمْ اَثَارُوا الْفِتْنَۃَ عَلَیْہِ لِاَغْرَاضٍ تَافِھَۃٍ وَمَطَامِحَ سِیَاسِیَّۃٍ﴾

(کشف الشبھۃ ص ۲۱)

قال المولٰی عبد القادر الملیباری عن الوھابیۃ﴿وَاَیُّ شَاھِدٍ یَحْتَاجُ بعد ھذہ الصراحۃ عن ھذہ الفرقۃ الْمُکَفِّرَۃِ لِاُمَّۃِ مُحَمَّد ﷺ قَاطِبَۃً–اَنَّھُمْ ضَالُّوْنَ مُضِلُّوْنَ مُبْتَدِعُوْنَ مَارِقُوْنَ من الدین الحنیفی–وَمَعَ ذٰلِکَ طَالِعْ اَخِیْ تاریخھم وقتالھم لِلْمُسلمین وَ اِثَارَۃِ الْفِتَنِ بحیث زَلْزَلُوْا جَزِیْرَۃَالْعَرَبِ من"خلاصۃالکلام فی بیان امراء البلد الحرام" للسید احمد زینی دحلان مفتی الحرمین الشریفین م ۱۳۰۴ ھ–وَتَتَبَّعْ اَحْوَالَھُمْ بالانصاف–تَرٰی اَنَّ الشَّائِعَاتِ مِنْ اَضَالِیْلِھِمْ لَیْسَتْ اکذوبۃ مخترعۃ من الطامعین للسیاسۃ او لاغراضٍ تافھۃ – رَغْمًا عَلٰی اَنْفِ مؤسس التبلیغ وَاَنْصَارِھم–فَتَثْبُتُ رَأْیُکَ﴾(کشف الشبھۃ ص ۲۲)

(البرکات النبویۃ فی الاحکام الشرعیۃ:الرسالۃ التاسعۃ)

وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم والصلٰوۃ والسلام علٰی حبیبہ الکریم واٰلہ واصحابہ اجمعین

☆☆☆☆☆

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم::نحمده ونصلی ونسلم علیٰ رسوله الکریم::وآله العظیم

حسام الحرمین پر تصدیق کا مطالبہ

طارق انور مصباحی (کیرلا)

مطبوعہ: ماہنامہ اعلیٰ حضرت-بریلی شریف (شمارہ فروری ۲۰۱۲ء) وماہنامہ بطحا-حیدرآباد (شمارہ فروری ۲۰۱۲ء)

عقل ودل ونگاہ کا مرشد اولیں ہے عشق　　　عشق نہ ہو تو شرع ودین بت کدۂ تصورات

صبر حسین بھی ہے عشق،صدق خلیل بھی ہے عشق　　　معرکہ وجود میں بدروحنین بھی ہے عشق

تازہ میرے ضمیر میں پھر معرکۂ کہن ہوا　　　عشق تمام مصطفی،عقل تمام بولہب

(ڈاکٹر اقبال)

سید السادات علی الاطلاق،افضل الکائنات بالاتفاق،خلیفۃ اللہ فی السمٰوات والارضین،تاج الانبیاء والمرسلین حضرت سیدنا وسندنا ومولانا وماوانا وملجانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنیٰ سی گستاخی اور ذرہ برابر توہین وتنقیص انسان کو دائرۂ اسلام سے خارج کردیتی ہے۔یہ محض ایک قانون نہیں،بلکہ جو توہین وتنقیص کا مجرم ہو،اور اس کے کلام سے صریح ومتعین توہین آشکارا ہو یعنی تاویل بعید کی بھی گنجائش نہ ہو تو از روئے شرع ہمیں اسے اسلام سے خارج تسلیم کرنا ہوگا۔ایسا نہیں ہے کہ ہم چاہیں تو کسی کو اسلام سے خارج مان لیں اور نہ چاہیں تو اسے ولی کامل بنادیں۔بندے جو محکوم ہیں وہ شرعی اختیارات کے حامل نہیں۔تکفیر وعدم تکفیر کے منضبط قواعد وقوانین مذہبی کتابوں میں موجود ہیں۔جو فتویٰ تکفیر کے اہل ہیں،ان پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ بوقت ضرورت وہ اس بارے میں غور وفکر کریں اور دین وشریعت کا تحفظ فرمائیں۔واضح رہے کہ ہر عالم فتویٰ تکفیر کا اہل نہیں۔

ہندوستان میں رئیس الوہابیہ اسماعیل دہلوی (۱۱۹۳ھ-۱۲۴۶ھ) کے متبعین دو حصے میں منقسم ہوگئے۔ایک طبقہ تقلید شخصی کا منکر تھا،وہ اہل حدیث کے نام سے شہرت پایا اور وہابیوں کا دوسرا طبقہ جو تقلید کا قائل تھا،وہ دیوبندی جماعت کے نام سے مشہور ہوا۔تبلیغی جماعت،دیوبندی وہابیوں کی تبلیغ واشاعت کرنے والی جماعت ہے۔دیوبندی جماعت کے چار افراد،قاسم نانوتوی،رشید احمد گنگوہی،خلیل احمد انبیٹھوی واشرف علی تھانوی سے صریح کفریات کا صدور ہوا۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دوسرے سفر حج کے موقع پر سال ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء میں علمائے حرمین طیبین کے نام سے ایک استفتا لے کر گئے،جس میں ان اشخاص اربعہ کی کفری عبارتوں اور ان کے احکام کا تذکرہ تھا۔علمائے حرمین شریفین نے ان چاروں کو اسلام سے خارج اور مرتد قرار دیا۔حرمین طیبین کے علما اور مفتیان کرام کے فتاویٰ وتصدیقات کا مجموعہ ''حسام الحرمین'' کے نام سے مشہور ہے۔اس میں مکہ مکرمہ کے بیس (۲۰) علمائے کرام اور مدینہ طیبہ کے تیرہ (۱۳) علماء کرام کی تصدیقات ہیں۔

حرمین طیبین میں سلطنت عثمانیہ ترکیہ کی جانب سے چاروں فقہی مسالک (حنفی،مالکی،شافعی،حنبلی) کے مفتیان کرام مقرر ہوتے تھے۔امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے استفتا سے سترہ سال قبل حضرت علامہ غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد

انبیٹھوی کے تعلق سے ایک تحریر مرتب فرمایا، اس میں ان دونوں کے بارے میں شرعی احکام موجود ہیں اور مکہ مکرمہ کے مسالک اربعہ کے مفتیان اور مدینہ طیبہ کے مفتیان کرام وعلمائے عظام کی تصدیقات ہیں۔ یہ کتاب ''تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل'' کے نام سے شائع ہوئی۔

ہندوستان میں وہابیوں نے اعتراض کرنا شروع کیا کہ ہمارے اکابر کی عبارتیں اردو میں تھیں۔ امام احمد رضا نے عربی ترجمہ کرتے وقت کچھ تبدیلیاں کردی، جس سے کفری معنی پیدا ہوگئے ،لہٰذا شیر بیشہ اہل سنت حضرت علامہ حشمت علی خاں رحمۃ اللہ علیہ نے غیر منقسم ہندوستان کے دوسواڑسٹھ علمائے کرام سے سال ۱۳۴۴ھ/۱۳۴۵ھ میں حسام الحرمین پر تصدیقات لی، جو ''الصوارم الہندیۃ علیٰ مکر شیاطین الدیوبندیہ'' کے نام سے طبع ہوئی۔ آج کے عہد میں جب کہ تذبذب اور صلح کلیت کا طوفان اہل سنت وجماعت کی جانب برق رفتاری کے ساتھ بڑھتا چلا آرہا ہے، اس کے دفاع کے لیے ہمارے پاس دو ہتھیار ہیں: ''حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین'' اور ''فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین''۔

ہمارے بہت سے احباب حسام الحرمین پر علمائے اہل سنت کی تحریری تصدیق کا مطالبہ کررہے ہیں۔ ان شاء اللہ ہم اپنے اکابرین سے اس بارے میں رائے لے کر یقینی فیصلہ کریں گے۔ اولاً ہم اصاغرین ومتوسطین کی رائے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ آپ اپنی رائے سے ہمیں مطلع فرمائیں۔ اہل سنت وجماعت کے کسی میگزین میں یا ہمارے ای میل پر اپنا قیمتی مشورہ ارسال فرمائیں: جزاکم اللہ خیر الجزاء: آمین

☆☆☆☆☆

حسام الحرمین پر تصدیق جدید کا آغاز

طارق انور مصباحی (کیرلا)

مطبوعہ: ماہنامہ کنزالایمان-دہلی (شمارہ مئی ۲۰۱۲ء)

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر

نفس گم کردہ می آیند جنیدو بایزید ایں جا

مسلک اہل سنت و جماعت کی بنیاد عشق رسول علیہ الصلاۃ والسلام اور تعظیم وتوقیر حضرات انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام پر ہے۔ حضرات صحابہ کرام واولیائے عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے عقیدت ومحبت بھی اسی جماعت کی شناخت ہے۔عہد صحابہ کرام سے لے کر آج تک بطریق توارث اہل تسنن حب نبوی سے سرفراز ہوتے رہے اور ہر طبقہ اپنے مابعد والوں کو حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور تعظیم نبوی کی تعلیم دیتا رہا۔ ذوالخویصرہ تمیمی اور منافقین مدینہ کے بعد اہل اسلام میں کوئی ایسا طبقہ نظر نہیں آتا جو صراحۃً حضرت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص شان کرتا ہو، یا رب تعالیٰ کی شان میں بالتصریح توہین کرتا ہو۔ابن تیمیہ سے بھی صراحۃً توہین الٰہی یا تنقیص نبوی ثابت نہیں۔

بارہویں صدی میں ابن عبد الوہاب نجدی (۱۱۱۵ھ-۱۲۰۶ھ) کا ظہور ہوا۔اس نے کتاب التوحید میں حضرت سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق نازیبا کلمات استعمال کیا۔اس کے بعد اسماعیل دہلوی (۱۱۹۳ھ-۱۲۴۶ھ) نے حضور اقدس سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اعلیٰ میں گستاخیاں کی اور کتاب التوحید سے بھی زیادہ شدید انداز بیان اختیار کیا۔مزید برآں دہلوی نے رب تعالیٰ کی شان میں بھی بے ادبی کی اور رب تعالیٰ کے لیے امکان کذب ثابت کر ڈالا: معاذ اللہ عن ذلک

اسماعیل دہلوی کے متبعین میں چند ایسے لوگ ہوئے جو توہین الٰہی اور تنقیص نبوی میں اسماعیل سے بھی آگے بڑھ گئے۔تنقیص شان الٰہی وتوہین نبوی پر اصرار کی وجہ سے انہیں توبہ کی توفیق نہ ہوسکی۔

ہندوستان کے وہابیہ اسماعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان (۱۲۴۰ھ/۱۸۲۴ء) سے لے کر تھانوی کی حفظ الایمان (۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء) تک اپنی راہ متعین کرتے رہے، اور اہل سنت وجماعت ''تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ'' (۱۲۴۰ھ/۱۸۲۵ء) سے ''حسام الحرمین'' (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۵ء) تک ہزار ہا علماو مشائخ کی رہنمائی میں اپنی حدود واضح کرتے رہے اور وہابیت زدہ افکار ونظریات کے مقابل اپنے معتقدات صحیحہ کی توضیح وتشریح میں لگے رہے، تا آنکہ حسام الحرمین پر سال ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۵ء میں علمائے حرمین طیبین کی تصدیقات کے بعد یہ حقیقت اظہر من الشمس ہوگئی کہ وہابیہ ہند کے نصیبے میں توہین الٰہی وتنقیص نبوی ہے اور اہل سنت وجماعت کو تقدیس الٰہی، حب نبوی، تعظیم انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام اور توقیر صحابہ واولیا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے حصہ وافرہ ملا ہے: فالحمد للہ علیٰ ذلک حمداً کاملاً

حسام الحرمین ہندوستان کے اہل سنت وجماعت اور وہابیہ کے مابین ''دیوار ذوالقرنین'' کے مماثل ہے۔شیر بیشۂ اہل سنت حضرت علامہ حشمت علی خاں لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی حد فاصل کی تقویت کے لیے سال ۱۳۴۴ھ-۱۳۴۵ھ میں متحدہ ہندوستان کے دوسو اڑسٹھ (۲۶۸) اجلہ علمائے کرام سے تصدیقات حاصل کی تھی جس کا مجموعہ ''الصوارم الہندیہ'' کے نام سے موسوم ومطبوع ہے۔

اب قریباً نوے (۹۰) سال بعد اہل سنت و جماعت اور وہابیہ کے مابین اسی ''آہنی سرحد'' کی مزید تقویت کے لیے دوبارہ تصدیق جدید کی تحریک شروع ہوئی ہے، اور جب تک ہندوستان میں وہابیت کا وجود رہے گا، تب تک ان شاء اللہ تعالیٰ ہر صدی میں حسام الحرمین پر تصدیقات کی تجدید کاری ہوتی رہے گی۔ سواد اعظم حضرت تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔ شاتمان حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کسی طرح کی مصالحت نہیں ہوسکتی۔ میں نے تصدیق جدید کے لئے مندرجہ ذیل اکابرین اہل سنت سے اجازت حاصل کرلی ہے۔

(۱) امین ملت حضرت سید امین میاں صاحب قبلہ دام ظلہ العالی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ برکاتیہ (مارہرہ شریف)

(۲) تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری دام ظلہ العالی (بریلی شریف)

(۳) محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری دام ظلہ العالی بانی جامعہ امجدیہ (گھوسی)

(۴) حضرت علامہ سبحان رضا خاں سبحانی میاں سجادہ نشین خانقاہ عالیہ رضویہ (بریلی شریف)

(۵) رئیس الاذکیا حضرت علامہ محمد احمد مصباحی دام ظلہ العالی (شیخ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور)

(۶) سبط محدث اعظم ہند حضرت علامہ سید راشد مکی اشرفی الجیلانی دام ظلہ العالی (کچھوچھہ شریف)

(۷) نبیرۂ سرکار کلاں حضرت علامہ سید محمود اشرف اشرفی الجیلانی دام ظلہ العالی (کچھوچھہ شریف)

(۸) فقیہ النفس حضرت علامہ مفتی مطیع الرحمٰن رضوی دام ظلہ العالی (مالدہ بنگال)

(۹) مجاہد اہل سنت حضرت علامہ عبد الستار ہمدانی مصروف برکاتی دام ظلہ العالی (پور بندر گجرات)

استاذ گرامی حضرت علامہ محمد احمد مصباحی شیخ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور نے تحصیل تصدیقات کے باب میں ہماری معاونت کا وعدہ فرمایا ہے۔ ان شاء اللہ ہم اپنے کرم فرما اکابرین واحباب کے تعاون باہمی سے اس کار عظیم کو انجام دینے کی کوشش کریں گے۔ آپ بھی تحریر وتقریر کے ذریعہ ہمارے نصب العین کے لیے ماحول سازی فرما کر محافظین ناموس رسالت علیٰ صاحبہا التحیۃ والثنا کی ناتمام فہرست میں اپنا نام بدست خود درج فرمائیں۔ شہزادۂ گرامی حضرت راشد مکی اشرفی الجیلانی دام ظلہ العالی نے فرمایا کہ اعتقادیات کے باب میں وہابیہ کے ساتھ کسی طرح کی رعایت نہیں کی جاسکتی۔ اگر آپ رات کے اندھیرے میں آئیں گے تو بھی میں حسام الحرمین کی تصدیق کروں گا: فالحمد للہ علیٰ ذلک

مذکورہ بالا مرکزی شخصیات کے علاوہ دیگر اکابرین ومتوسطین بھی ہماری تائید میں ہیں۔ ہم ان تمام کے بے حد شکر گذار ہیں۔ مشائخ اہل سنت وعلمائے کرام کی خدمات عالیہ میں سوال نامہ ارسال کیا جارہا ہے۔ مؤدبانہ گذارش ہے کہ جواب عنایت فرما کر ممنون ومشکور فرمائیں: جزاکم اللہ خیر الجزاء: وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم والصلاۃ والسلام علیٰ حبیبہ الکریم وعلیٰ اتباعہ اجمعین

☆☆☆☆☆

باغیان رسول کی گوشمالی

طارق انور مصباحی (کیرلا)

مطبوعہ: ماہنامہ سنی آواز- ناگپور (شمارہ جولائی واگست ۲۰۱۲ء)

حالات حاضرہ کے مدنظر اکابرین علمائے اہل سنت سے مشاورت کے بعد ہندوستان میں ''حسام الحرمین'' پر تصدیق جدید کا پروگرام شروع کیا گیا ہے۔رب تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشادفرمایا ﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ﴾ (سورہ بقرہ: آیت ۱۷۹) یعنی قاتل کو قتل کرنا معاشرہ کی سلامتی کا ضامن ہے۔اسی طرح کافر کو کافر بتانا اوراس کی کفریات کا اظہاراوراس کی تقبیح ضروری ہے، تاکہ امت مسلمہ اس طرح کے جرائم سے محفوظ رہ سکے۔حضرت سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

﴿اَتَرْعَوْنَ عَنْ ذِكْرِ الْفَاجِرِ ،مَتٰى يَعْرِفُهُ النَّاسُ - اُذْكُرُوْا الْفَاجِرَ بِمَا فِيْهِ يَحْذَرُهُ النَّاسُ﴾ (طبرانی، بیہقی)

علامہ جلال الدین دوانی شافعی (م ۹۲۸ھ) نے لکھا:

﴿قَدْ صَرَّحَ الْفُقَهَاءُ بِاَنَّهُ يَسْتَحِبُّ الْكِتْمَانُ فِي الْمَعَاصِي دُوْنَ الْكُفْرِ﴾ (حاشیۃ الدوانی علی العقائد العضدیہ ص ۱۰۷)

آج کے عہد میں مختلف اسباب ووجوہات کی بنیاد پر لوگ وہابیہ، دیابنہ ودیگر گمراہ فرقوں کی جانب دوستی کا ہاتھ بڑھاتے نظر آتے ہیں ۔ایسامحسوس ہوتا ہے کہ چند سالوں بعداہل سنت کا تشخص وامتیاز محض ایک کتابی شئ ہوجائے گی اورسنی وغیرسنی اختلاط کی ایک نئی شکل نمودار ہو جائے گی، جوجدت پسند طبقہ کے لیے راحت کا سامان ہوگا اوراہل سنت وجماعت کا معاشرہ اسلامی افکارونظریات سے متصادم ایک ماڈرن سوسائٹی کی صورت میں ہوگا۔

کافرکلامی کو کافرنہ کہنا اوراسے گلے سے لگانا یقیناً دین جدید تشکیل دینا ہے۔رہنمایان دین وملت وسربراہان اہل سنت کواس جانب اپنی توجہ مبذول کرنی چاہئے اور''حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین'' اور''فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین'' کے احکام پرامت مسلمہ کوعمل پیرا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اہل سنت وجماعت کی جانب تذبذب وصلح کلیت کے بڑھتے ہوئے اسی طوفان کوروکنے کے لیے اب اسی کام کادوبارہ آغاز ہوچکا ہے۔رب تعالیٰ اس کی تکمیل فرمائے:وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا الکریم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

ادب گاہیست زیرآسماں ازعرش نازک تر　　نفس گم کردہ می آیند جنید و بایزید ایں جا

مسلک اہل سنت وجماعت کی بنیادعشق رسول علیہ الصلاۃ والسلام اور تعظیم وتوقیر حضرات انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام پر ہے۔ حضرات صحابہ کرام واولیائے عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے عقیدت ومحبت بھی اسی جماعت کی شناخت ہے۔عہد صحابہ کرام سے لے کرآج تک بطریق توارث اہل تسنن حب نبوی سے سرفراز ہوتے رہے اور ہرطبقہ اپنے مابعدوالوں کوحب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اورتعظیم نبوی کی تعلیم دیتارہا۔ذوالخویصرہ تمیمی اور منافقین مدینہ کے بعداہل اسلام میں کوئی ایساطبقہ نظرنہیں آتا جوصراحۃً حضرت سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ

وسلم کی تنقیص شان کرتا ہو، یا رب تعالیٰ کی شان میں بالتصریح توہین کرتا ہو۔ ابن تیمیہ سے بھی صراحۃً توہین الٰہی یا تنقیص نبوی ثابت نہیں۔

بارہویں صدی میں ابن عبدالوہاب نجدی (۱۱۱۵ھ تا ۱۲۰۶ھ) کا ظہور ہوا۔ اس نے کتاب التوحید میں حضرت سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق نازیبا کلمات استعمال کیا۔ اس کے بعد اسماعیل دہلوی (۱۱۹۳ھ-۱۲۴۶ھ) نے حضرت سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اعلیٰ میں گستاخیاں کی اور کتاب التوحید سے بھی زیادہ شدید انداز بیان اختیار کیا۔ مزید برآں دہلوی نے رب تعالیٰ کی شان میں بھی بے ادبی کی اور رب تعالیٰ کے لیے امکان کذب ثابت کرڈالا: معاذ اللہ عن ذلک

اسماعیل دہلوی کے متبعین میں چند ایسے لوگ ہوئے جو توہین الٰہی اور تنقیص نبوی میں اسماعیل سے بھی آگے بڑھ گئے۔ تنقیص شان الٰہی و توہین نبوی پر اصرار کی وجہ سے انہیں توبہ کی توفیق نہ ہوسکی۔

ہندوستان کے وہابیہ اسماعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان (۱۲۴۰ھ م ۱۸۲۴ء) سے لے کر تھانوی کی حفظ الایمان (۱۳۱۹ھ/ ۱۹۰۱ء) تک اپنی راہ متعین کرتے رہے، اور اہل سنت و جماعت تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ (۱۲۴۰ھ م ۱۸۲۵ء) سے حسام الحرمین (۱۳۲۴ھ م ۱۹۰۵ء) تک ہزارہا علما و مشائخ کی رہنمائی میں اپنی حدود واضح کرتے رہے اور وہابیت زدہ افکار ونظریات کے مقابل اپنے معتقدات صحیحہ کی توضیح وتشریح میں لگے رہے، تا آنکہ حسام الحرمین پر ۱۳۲۴ھ م ۱۹۰۵ء میں علمائے حرمین طیبین کی تصدیقات کے بعد یہ حقیقت اظہر من الشمس ہوگئی کہ وہابیہ ہند کے نصیبے میں توہین الٰہی و تنقیص نبوی ہے اور اہل سنت و جماعت کو تقدیس الٰہی، حب نبوی، تعظیم انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام اور توقیر صحابہ و اولیا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے حصہ وافر ملا ہے: فالحمد للہ علیٰ ذلک حمداً اکاملاً

حسام الحرمین ہندوستان کے اہل سنت و جماعت اور وہابیہ کے مابین ''دیوار ذوالقرنین'' کے مماثل ہے۔ شیر بیشہ اہل سنت حضرت علامہ حشمت علی خاں لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی حد فاصل کی تقویت کے لیے سال ۱۳۴۴ھ/ ۱۳۴۵ھ میں متحدہ ہندوستان کے دوسو اڑسٹھ (۲۶۸) اجلہ علماء کرام سے تصدیقات حاصل کی تھی، جو الصوارم الہندیہ کے نام سے موسوم ومطبوع ہے۔

اب قریباً نوے (۹۰) سال بعد اہل سنت و جماعت اور وہابیہ کے مابین اسی ''آہنی سرحد'' کی مزید تقویت کے لیے دوبارہ تصدیق جدید کی تحریک شروع ہوئی ہے، اور جب تک ہندوستان میں وہابیت کا وجود رہے گا، تب تک ان شاء اللہ تعالیٰ ہر صدی میں ''حسام الحرمین'' کی تصدیقات کی تجدید کاری ہوتی رہے گی۔ سواد اعظم حضرت تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔ شاتمان حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کسی طرح کی مصالحت نہیں ہوسکتی۔ میں نے تصدیق جدید کے لیے مندرجہ ذیل اکابرین اہل سنت سے اجازت حاصل کرلی ہے۔

(۱) امین ملت سید المشائخ حضرت سید امین میاں صاحب قبلہ دام ظلہ العالی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ برکاتیہ (مارہرہ شریف)

(۲) تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری دام ظلہ العالی (بریلی شریف)

(۳) محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری دام ظلہ العالی بانی جامعہ امجدیہ (گھوسی)

(۴) حضرت علامہ سبحان رضا خاں سبحانی میاں دام ظلہ العالی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ رضویہ (بریلی شریف)

(۵) رئیس الاذکیا حضرت علامہ محمد احمد مصباحی دام ظلہ العالی شیخ الجامعۃ الاشرفیہ (مبارک پور)

(۶) سبط محدث اعظم ہند حضرت علامہ سید راشد مکی اشرفی الجیلانی دام ظلہ العالی (کچھوچھہ شریف)

(۷) نبیرۂ سرکار کلاں حضرت علامہ سید محمود اشرف اشرفی الجیلانی دام ظلہ العالی (کچھوچھہ شریف)

(۸) فقیہ النفس حضرت علامہ مفتی مطیع الرحمٰن رضوی دام ظلہ العالی (مالدہ بنگال)

(۹) محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مفتی نظام الدین رضوی دام ظلہ العالی صدر دارالافتاء الجامعۃ الاشرفیہ (مبارک پور)
(۱۰) مجاہد اہل سنت حضرت علامہ عبدالستار ہمدانی مصروف برکاتی (پور بندر گجرات)

شہزادۂ محدث اعظم ہند شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ سید مدنی میاں اشرفی الجیلانی دام ظلہ العالی (کچھوچھہ شریف) نے فرمایا کہ حسام الحرمین پر تصدیق جدید کے لیے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں۔ اسے سب لوگ مانتے ہیں اور ہم بھی مانتے ہیں۔ ہمارے بزرگوں کی تصدیقات ''الصوارم الہندیہ'' میں موجود ہیں۔ حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ کو شائع کیجئے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت غور وخوض کے بعد ان چاروں پر حکم کفر صادر فرمایا۔

بہت سے علمائے کرام نے تحصیل تصدیقات کے باب میں ہماری معاونت کا وعدہ فرمایا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم اپنے کرم فرما اکابرین واحباب کے تعاون باہمی سے اس کار عظیم کو انجام دینے کی کوشش کریں گے۔ آپ بھی تحریر وتقریر کے ذریعہ ہمارے نصب العین کے لیے ماحول سازی فرما کر محافظین ناموس رسالت علیٰ صاحبہا التحیۃ والثنا کی نا تمام فہرست میں اپنا نام بدست خود درج فرمائیں۔

شہزادۂ گرامی حضرت علامہ سید راشد مکی اشرفی الجیلانی دام ظلہ العالی نے فرمایا: ''اعتقادیات کے باب میں وہابیہ کے ساتھ کسی طرح کی رعایت نہیں کی جاسکتی۔ اگر آپ رات کے اندھیرے میں آئیں گے تو بھی میں ''حسام الحرمین'' کی تصدیق کروں گا'': فالحمدللہ علیٰ ذلک

حضرت علامہ اسید الحق عاصم القادری دام ظلہ العالی (بدایوں) نے فرمایا: ''اگر آپ اعتقادیات کی تقویت کے لیے حسام الحرمین کی تصدیق جدید کرانا چاہتے ہیں تو ضرور کیجئے''۔

مذکورہ بالا مرکزی شخصیات کے علاوہ دیگر اکابرین ومتوسطین بھی ہماری تائید میں ہیں۔ ہم ان تمام کے بے حد شکر گذار ہیں۔ مشائخ اہل سنت وعلمائے کرام کی خدمات عالیہ میں سوال نامہ ارسال کیا جارہا ہے۔ مؤدبانہ گذارش ہے کہ جواب عنایت فرما کر ممنون ومشکور فرمائیں:
جزاکم اللہ خیر الجزاء: وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم والصلاۃ والسلام علیٰ حبیبہ الکریم وعلیٰ اتباعہ اجمعین

☆☆☆☆☆

الجامعۃ الاشرفیہ: اکابرین کی تمناؤں کا مرکز

طارق انور مصباحی (کیرلا)

مطبوعہ: ماہنامہ کنزالایمان دہلی (شمارہ جولائی ۲۰۱۲ء)

جامعہ اشرفیہ مبارکپور ہندوستان میں مسلک اہل سنت و جماعت کی ایک عظیم میراث اور ایک قابل افتخار دانش گاہ ہے، جو ماضی کے بزرگوں سے ہمیں وراثتاً ملی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اس کے تعلیمی وانتظامی امور کی سربراہی حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کے سپرد تھی، لیکن تمام اکابرین اہل سنت کسی نہ کسی شکل میں جامعہ اشرفیہ سے منسلک تھے۔ عجب وقت آگیا ہے کہ آج ہمارے بعض احباب اپنے ہی گھر کو توڑنے میں لگے ہیں۔ افسوس صد افسوس! ہمیں یہ براوقت دیکھنے کو ملا کہ ہماری سرحدی افواج سرحد سے واپس آکر خانہ جنگیوں میں مبتلا ہوچکی ہیں۔ انتہائی قابل ستائش ہیں وہ علما جو اس افراتفری کے عالم میں بھی بدمذہبوں سے برسرپیکار ہیں: جزاہم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء: آمین

آج سے چند ہفتے قبل مجھے بتایا گیا کہ ارباب اشرفیہ مسلک اعلیٰ حضرت کا لفظ بولنا پسند نہیں کرتے اور اہل اشرفیہ حسام الحرمین کے احکام کو کمزور کرنا چاہتے ہیں۔ اولاً ہمیں سوچنا چاہئے کہ جب بانی ادارہ نے جامعہ کے دستور ہی میں لکھ دیا ہے کہ جامعہ اشرفیہ مسلک اہل سنت یعنی امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک کا پابند ہے تو اب کسی کا اقرار وانکار، اس کا ذاتی اقرار وانکار ہوگا، اسے جامعہ کی جانب منسوب کرنا مناسب نہیں۔ المختصر اس سے متعلق میں نے جامعہ کے دو قدیم استاذ، استاذ گرامی حضرت علامہ مسعود احمد برکاتی دام ظلہ العالی و محبّ گرامی حضرت مولانا حبیب اختر صاحب مصباحی سے حالات دریافت کیا۔ ان حضرات نے اس الزام کی تردید کی، اور فرمایا کہ یہ ادارہ تو مسلک اعلیٰ حضرت کو فروغ دینے والا اور امام اہل سنت کے عقائد ومعمولات پر کاربند ہے۔ واضح رہے کہ مذہب اسلام میں دو گواہ کافی ہیں۔

مسلک کو کسی شخصیت کی طرف کسی مقصد نیک یا شناخت کے لیے منسوب کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ مصر میں سنی مذہب کو صوفی مذہب سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، اشعری، ماتریدی، قادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی وغیرہا، یعنی سلاسل طریقت ومسالک شریعت کو متقدمین کے عہد ہی سے شخصیات کی جانب منسوب کرنے کی روایت چلی آرہی ہے۔

امام تاج الدین سبکی شافعی (۷۲۷ھ-۷۷۱ھ) نے تحریر فرمایا: "قَالَ الْمَآ یُرْقِیُّ: وَلَمْ یَکُنْ اَبُوالْحَسَنِ اَوَّلَ مُتَکَلِّمٍ بِلِسَانِ اَهْلِ السُّنَّةِ-اِنَّمَا جَرٰی عَلٰی سُنَنِ غَیْرِہٖ وَعَلٰی نُصْرَةِ مَذْهَبٍ مَعْرُوْفٍ-فَزَادَ الْمَذْهَبَ حُجَّةً وَبَیَانًا-وَلَمْ یَبْتَدِعْ مَقَالَةً اِخْتَرَعَهَا وَلَامَذْهَبًا اِنْفَرَدَ بِهٖ-اَلَا تَرٰی-اَنَّ مَذْهَبَ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ نُسِبَ اِلٰی مَالِکٍ-وَمَنْ کَانَ عَلٰی مَذْهَبِ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ،یُقَالُ لَهٗ مَالِکِیٌّ-وَمَالِکٌ اِنَّمَا جَرٰی عَلٰی سُنَنِ مَنْ کَانَ قَبْلَهٗ-وَکَانَ کَثِیْرَ الْاِتِّبَاعِ لَهُمْ-اِلَّا اَنَّهٗ لَمَّا زَادَ الْمَذْهَبَ بَیَانًا وَبَسْطًا،عُزِیَ اِلَیْهِ-کَذٰلِکَ اَبُوالْحَسَنِ الْاَشْعَرِیُّ-لَافَرْقَ-لَیْسَ لَهٗ فِیْ مَذْهَبِ السَّلَفِ اَکْثَرُمِنْ بَسْطِهٖ وَشَرْحِهٖ وَتَوَالِیْفِهٖ فِیْ نُصْرَتِهٖ" (طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج۳ ص ۳۶۷-داراحیاء الکتب العربیہ)

(ت) امام ابوالحسن اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہل سنت کی تشریح کرنے والے پہلے متکلم نہ تھے، بلکہ وہ اپنے اسلاف کے طریقہ پر چلے اور مذہب مشہور کی مدد پر رہے، پس انہوں نے مذہب میں حجت اور توضیح کا اضافہ کیا اور اپنی جانب سے کوئی اختراعی بات نہ لائے اور نہ کوئی جداگانہ مذہب۔ کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ اہل مدینہ کا مذہب امام مالک کی طرف منسوب ہوا، اور جو اہل مدینہ کے مذہب پر ہو، اسے مالکی کہا

جاتا ہے اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اسلاف کے طریقے پر چلے اور وہ اسلاف کی خوب پیروی کرنے والے تھے، لیکن جب انہوں نے مذہب میں توضیح وتشریح کا اضافہ کیا تو مذہب ان کی طرف منسوب ہوگیا، ایسے ہی امام ابوالحسن اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دونوں بزرگوں کے مابین) کچھ فرق نہیں۔ مذہب اسلاف کے بارے میں امام مالک کی تشریح وتوضیح اور مذہب کی نصرت میں تالیفات امام اشعری سے زیادہ نہیں۔

اقــول: حضرات امام اشعری وامام وماتریدی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرح امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی زندگی بھر مذہب اہل سنت کی خدمت سرانجام دیتے رہے، پس ہندوستان میں دانستہ یا نادانستہ طور پر مسلک اہل سنت ان کی طرف منسوب ہوگیا: ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

حسام الحرمین اور الجامعۃ الاشرفیہ: حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے جامعہ اشرفیہ کی تعمیر جدید کے بعد اساتذۂ جامعہ کے لیے حسام الحرمین کی تصدیق کو لازم قرار دیا تھا اور عدم تصدیق کی وجہ سے ظفرادیبی کو جامعہ کی تدریسی خدمات سے دست بردار ہونا پڑا۔ عہد حاضر میں بھی اصحاب جامعہ حسام الحرمین کے احکام پر عمل پیرا ہیں۔ امسال ماہ شوال سے ہی کیرلا کی ایک دینی تعلیم گاہ کے جامعہ اشرفیہ سے انسلاک وارتباط سے متعلق استاذ گرامی حضرت مصباحی صاحب دام ظلہ العالی (شیخ الجامعہ) سے میری مسلسل بات چیت ہوتی رہی۔ چونکہ اصحاب ادارہ تکفیر اکابر دیابنہ کے قائل نہیں، اس لیے حضرت مصباحی صاحب نے انہیں جامعہ آنے کی دعوت نہیں دی، پھر میں ازخود بلادعوت عیدالاضحیٰ کے عشرہ اولیٰ میں چار افراد پر مشتمل ایک وفد لے کر جامعہ اشرفیہ پہونچا۔ اس وفد سے ابتدائی ملاقات کے بعد حضرت مصباحی صاحب نے دودنوں کے بعد ملاقات کا وقت متعین فرمایا۔

دوسرے دن یہ وفد استاذ عالی المراتب حضرت محدث کبیر دام ظلہ العالی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے فرمایا کہ جب تک یہ لوگ دیابنہ کے اشخاص اربعہ کی تکفیر کے قائل نہیں ہوتے ہیں، ہم انہیں اپنی جماعت میں ضم نہیں کرسکتے، کیونکہ ان کی کفریہ عبارات پر مطلع ہونے کے بعد قائلین کو کافر ماننا ضروری ہے۔ تیسرے دن حضرت مصباحی صاحب قبلہ نے فیصلہ کن ملاقات میں جامعہ اشرفیہ سے انسلاک کی شرائط میں حسام الحرمین کی تصدیق کو لازم قرار دیا۔ ارکان وفد کیرلا واپس آئے اور اب تک تصدیق حسام الحرمین کا مسئلہ ان کے یہاں زیرغور ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق عطا فرمائے: آمین

اسی درمیان کیرلا میں بعض ملیالیوں کے ذریعہ ایک بے بنیاد افواہ آئی کہ اکابرین اہل سنت میں سے فلاں صاحب تکفیر اشخاص اربعہ کے قائل نہیں۔ اس کے بعد اپنے بہت سے احباب سے مشاورت کے بعد میں حضرت مولانا مفتی فیضان المصطفیٰ قادری مصباحی مدظلہ العالی کی معرفت حضرت محدث کبیر دام ظلہ العالی کی خدمت میں حسام الحرمین کی تصدیق جدید کی تجویز رکھی۔ موصوف نے خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے اس کی اجازت عطا فرمائی۔ اسی درمیان حضرت مصباحی صاحب قبلہ سے تصدیق حسام الحرمین کے بارے میں تفصیلی بات چیت ہوئی۔ ممدوح گرامی نے اس پروگرام کو پسند کیا اور فرمایا کہ حتی الامکان میں بھی تمہاری مدد کروں گا اور یہ بھی فرمایا کہ میں نے حضرت مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''منصفانہ جائزہ'' جامعہ اشرفیہ کے نصاب میں داخل کیا، تاکہ طلبہ تکفیر دیابنہ کے مسئلہ کو صحیح طور پر سمجھ سکیں، پھر آپ کے ارشاد کے مطابق میں نے مسئلہ تکفیر سے متعلق ایک تحریر مرتب کیا جو ''البرکات النبویۃ فی الاحکام الشرعیۃ'' کے نام سے موسوم ہے، اور تصحیح کے لیے حضرت مصباحی صاحب قبلہ کے پاس بھیج دی گئی ہے۔ یہ کتاب دس رسائل پر مشتمل عربی زبان میں ہے۔ مسئلہ تکفیر سے متعلق تمام ضروری مباحث اور تکفیر دیابنہ اور تکفیر دہلوی سے متعلق تشریحی مواد کو یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ رب تعالیٰ قبول فرمائے: آمین

☆☆☆☆☆

الصوارم الہندیہ اور تصدیقات اکابر

طارق انور مصباحی (کیرلا)

مطبوعہ: ماہنامہ کنز الایمان دہلی (شمارہ ستمبر ۲۰۱۲ء)

فاضل گرامی محبّ محترم حضرت مولانا ظفر الدین صاحب برکاتی زاد اللہ شرفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد ماہو المسنون: معرض تحریر ایں کہ آپ نے حسام الحرمین کی تصدیق جدید سے متعلق ہمارے متعدد مضامین شائع فرمائے۔ ہم آپ کے بے حد شکر گزار ہیں۔ یہ منسلکہ مضمون قدرے طویل ہے، پر آنجناب کے دامن کرم کی وسعت سے یہی امید ہے کہ اسے کسی قریبی شمارے میں شائع فرما کر ہمیں ممنون کرم فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ جلد ہی جدید تصدیقات بھی شائع کی جائیں گی۔ ہمارے ساتھ اس پروگرام میں ہمارے مندرجہ ذیل اساتذۂ کرام واحباب عملی طور پر شریک ہیں۔

(۱) استاذ محترم حضرت مصباحی صاحب قبلہ دام ظلہ العالی (شیخ الجامعہ) (۲) حضرت مولانا مفتی مطیع الرحمٰن مضطر رضوی (مالدہ بنگال) (۳) استاذ گرامی حضرت مولانا مسعود احمد صاحب برکاتی مصباحی (مبارک پور) (۴) سبط صدر الشریعہ حضرت مولانا فیضان المصطفیٰ قادری مصباحی (گھوسی) (۵) حضرت مولانا یحییٰ رضا مصباحی (ممبئی) (۶) حضرت مولانا مفتی محمد شریف الرحمٰن رضوی (ہبلی: کرناٹک) (۷) حضرت مولانا عقیل احمد مصباحی (اکولہ: مہاراشٹر) (۸) حضرت مولانا مفتی ذوالفقار علی رشیدی مصباحی (اتر دیناجپور) (۹) حضرت مولانا حافظ احمد حسن رضوی (حیدرآباد) (۱۰) حضرت مولانا منیف عالم رضوی (مڑگاؤں: گوا) (۱۱) حضرت مولانا غلام جیلانی مصباحی (کچھوچھہ شریف) (۱۲) حضرت مولانا ظفر الدین برکاتی (دہلی) (۱۳) حضرت مولانا اسلام رضا مصباحی (بستر: چھتیس گڑھ) (۱۴) حضرت مولانا شاہد جمال خاں رضوی (کلکتہ) (۱۵) حضرت مولانا فیضان رضا (بھٹکل) (۱۶) حضرت مولانا عبد العظیم خاں مصباحی (رتنا گیری) (۱۷) حضرت مولانا ظہور الاسلام نوری (بریلی شریف) (۱۸) حضرت مولانا تبارک حسین رضوی (گیا) (۱۹) ڈاکٹر امجد رضا امجد (پٹنہ) (۲۰) حضرت مولانا ضیاء المصطفیٰ مصباحی (وشاکھاپٹنم) (۲۱) حضرت مولانا غازی ارمان مصباحی (ممبئی)

مزید باقی ماندہ ریاستوں میں تحصیل تصدیقات کی نمائندگی کے لیے دیگر احباب سے رابطے کی کوشش ہو رہی ہے۔

ماہ رجب ۱۴۳۳ھ / جون ۲۰۱۲ء میں انعقاد پذیر فقہی سیمینار بنام ''شرعی کونسل'' جامعہ دراسات الرضا (بریلی شریف) کی دو نشستوں میں اجماعی طور پر حاضرین مجلس نے حسام الحرمین کی تصدیق فرمائی۔ دیگر علمائے کرام کے یہاں بھی سوالنامہ روانہ کیا جا رہا ہے۔ اکثر اکابرین کے جوابات آچکے ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ باقی ماندہ اکابرین کی خدمت میں سوالنامہ ارسال کیا جائے گا۔ علمائے متوسطین میں سے جن حضرات تک ہمارا سوالنامہ نہیں پہونچ سکا، وہ اپنا تصدیق نامہ سادہ کاغذ پر تحریر فرما کر الجامعۃ الاشرفیہ (مبارکپور) بنام شیخ الجامعہ یا جامعہ امجدیہ (گھوسی) بنام مولانا فیضان المصطفیٰ مصباحی روانہ فرمادیں۔ حرمت سید دوجہاں وناموس حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صیانت وحفاظت کے لیے لکھے ہوئے آپ کے چند الفاظ اگر بارگاہ عالی میں قبول ہو گئے تو عمدہ جزا اور شفاعت حسنہ کی امید ہے۔ ماکنت تقول فی شان ہذا الرجل

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا جواب دنیا ہی میں تحریر کردیں۔ اگر قبول بارگاہ ہوا تو امید ہے کہ قبر کے تمام سوالات سے نجات مل جائے: اللھم اھدنا الصراط المستقیم: آمین

ماہنامہ ''کنز الایمان'' (جولائی ۲۰۱۲ء) میں جامعہ اشرفیہ سے متعلق ہمارے مضمون میں ظفر ادیبی کے نام کے ساتھ (صاحب) کا لاحقہ لگا ہوا ہے۔ یہ آپ کے کاتب کا اضافہ ہے۔ جو لوگ دربار رسالت سے منحرف ہیں، میں ان کے لیے تعظیمی الفاظ مثلاً ''مولانا، مولوی، صاحب، حضرت'' یا تعظیمی صیغے مثلاً ''آئے، گئے'' استعمال نہیں کرتا اور اگر کہیں سہواً و خطاءً ایسا استعمال ہو چکا ہو تو اسے منسوخ سمجھا جائے۔ واضح رہے کہ جو دربار حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقطع ہے، وہ مجھ سے منقطع ہے، خواہ وہ میرے تلامذہ واحباب میں سے ہو، یا میرے اساتذہ ومشائخ میں سے۔ نہ مجھے ایسے استاذ کی ضرورت ہے، نہ ایسے شیخ کی اور نہ ہی ایسے دوست کی۔ استاذ الاساتذہ اور شیخ المشائخ تو میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہیں اور وہی احب الاحباب ہیں: فالحمد للہ علیٰ ذلک

آمدہ بودیم از دریا بموج　　　باز از موجے بدریا می رویم

اس مضمون سے متعلق ہندوستان کی اکثر ریاستوں سے اور بعض بیرون ممالک سے مبارکبادی وتحسین وآفریں کے کالس آئے۔ ہم ان تمام احباب کے بیحد شکر گذار ہیں اور ہمارا مقصود اصلی حضرت اشرف الاشراف واعظم الاعاظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اعلیٰ سے متعلق بعض غلط فہمیوں کو دور کرنا اور ان نازیبا کلمات کا دفاع ہے جو میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام من اللہ المجیب کے حق میں استعمال کیا گیا اور تنبیہ وخبردار کرنے پر بھی رجوع کی بجائے اصرار کیا گیا: اعاذنا من الامراض القلبیہ: آمین

فقط والسلام مع الاحترام

طارق انور مصباحی (کیرلا) ۲۷: جون ۲۰۱۲ء

حسام الحرمین کی تصدیق جدید کے لیے جب میں اکابرین اہل سنت سے اجازت طلب کررہا تھا، اسی مدت (فروری و مارچ ۲۰۱۲ء) میں شہزادۂ محدث اعظم ہند شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ سید مدنی میاں اشرفی الجیلانی دام ظلہ العالی (کچھوچھہ شریف) سے اجازت طلب کی۔ شہزادۂ عالی المراتب نے جواباً ارشاد فرمایا:

''حسام الحرمین پر تصدیق جدید کے لیے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں۔ اسے سب لوگ مانتے ہیں اور ہم بھی مانتے ہیں۔ ہمارے بزرگوں کی تصدیقات ''الصوارم الہندیہ'' میں موجود ہیں۔ حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ کو شائع کیجئے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت غور وخوض کے بعد ان پانچوں افراد پر حکم کفر صادر فرمایا ہے''۔

حسام الحرمین مطبوع اور ہر جگہ دستیاب ہے۔ الصوارم الہندیہ بہت دنوں سے مفقود تھی۔ چند سال پیشتر ۲۰۰۸ء میں حافظ ارشاد حسین مغربی نے اجمیر شریف سے اسے شائع کیا ہے۔ شہزادۂ گرامی کے ارشاد کے مطابق الصوارم الہندیہ میں موجود چند اکابرین اہل سنت کی تصدیقات شائع کی جارہی ہیں اور قطب الزماں اعلیٰ حضرت سید اشرفی میاں کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کے دو مکتوب بھی نقل کیے جارہے ہیں: و اللہ الموفق وھو المعین

بعض اکابرین کے فتاویٰ طویل ہونے کی وجہ سے ترک کردیئے گئے۔ ان کے اسمائے گرامی مکتوب ہیں۔

فتویٰ سرکار مارہرہ مطہرہ

الجواب: اللھم ہدایۃ الحق والصواب۔ بیشک فتاویٰ مبارکہ حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین حق وصحیح ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی اور رشید

احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی تھانوی اور قاسم نانوتوی اپنے ان کفریات واضحہ صریحہ ناقابل توجیہ وتاویل کی بنا پر جن کا حوالہ اس استفتا اور مجموعہ فتاویٰ مبارکہ حسام الحرمین میں ہے، ضرور کفار مرتدین ملعونین ہیں۔ ایسے کہ جو ان کے ان کفریات پر مطلع ہو کر بھی ان کے کفر میں شک کرے اور انہیں کافر نہ جانے وہ خود کافر۔ مسلمانوں پر احکام حسام الحرمین کا ماننا فرض قطعی ضروری اور ان کے مطابق عمل کرنا حکم شرعی لازم حتمی: واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

کتبہ: الفقیر اولادرسول محمد میاں القادری البرکاتی: خانقاہ برکاتیہ مارہرہ: ۸ جمادی الآخر ۱۳۴۵ھ

(۲) الجواب صحیح: فقیر اسمٰعیل حسن عفی عنہ قادری احمدی برکاتی (الصوارم الہندیہ ص ۳۲)

فتوائے آستانۂ کچھوچھہ مقدسہ

الجواب بعون اللہ الوہاب اقول وباللہ التوفیق: بے شک مرزا غلام احمد قادیانی دعوائے نبوت کر کے کافر ہوا۔ بلا شبہ رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھی واشرف علی تھانوی وقاسم نانوتوی نے سرکار الوہیت و دربار رسالت میں گستاخی اور منہ زوری کی جس کی بنا پر مردود بارگاہ ہوئے اور ذریت ابلیس میں پناہ پایا۔ علمائے حرمین طیبین نے جو فتویٰ ان کے حق میں صادر فرمایا ہے، اس کا لفظ لفظ صحیح اور نقطہ نقطہ حق و درست ہے۔ جس کا انکار نہ کرے گا، مگر جاہل، منافق اور اسی بنا پر ہم ان لوگوں کو کافر مرتد جانتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں، اور ہر وہ شخص جو اپنے مسلمان ہونے کا مدعی ہو، اس پر فرض ہے کہ ان گستاخان بارگاہ محبوب ذی الجلال والجاہ کو کافر جانے اور دل میں ایسا ہی اعتقاد رکھے کہ "من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر"۔ فقہائے کرام کا عام قانون ہے: ہذا ماعندی والعلم عند اللہ سبحانہ وتعالیٰ وعلمہ اتم واحکم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ ونور عرشہ سیدنا محمد افضل العٰلمین

کتبہ العبد المسکین محمد المدعو بافضل الدین البہاری غفرلہ اللہ الباری امین الافتاء فی الجامعۃ الاشرفیۃ الکائنۃ بحضرۃ کچھوچھہ المقدسۃ ضلع فیض آباد

(۲) نعم الجواب وہذا التحقیق وبالقول والاتباع حری وحقیق: واللہ تعالیٰ اعلم

انا العبد الفقیر السید احمد اشرف القادری الچشتی الاشرفی الجیلانی کان لہ الفضل الربانی۔

(۳) لاریب ان فتاوی علماء الحرمین المحترمین فی تکفیر ہؤلاء المذکورین صحیحۃ۔

وانا الفقیر ابوالمحامد السید محمد الاشرفی الجیلانی عفا عنہ اللہ الصمد

(الصوارم الہندیہ ص ۳۷)

فتوائے حضرات جبل پور

فتاوی مبارکہ حسام الحرمین بے شبہ حق وصواب مطابق سنت وکتاب ہے۔ اس کا ماننا، اس کے ارشادات جلیلہ کو عین مطلوب شرع مطہر اور اصول ومقاصد مذہب حق سے جاننا، اس کے مطابق عقیدہ رکھنا، عمل کرنا، مسلمانوں پر فرض اور ان کے کامل الایمان صحیح الاعتقاد سچے پکے سنی مسلمان ہونے کی دلیل اور فرمان الٰہی جل وعلا ﴿فان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللّٰہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللّٰہ والیوم الآخر ذلک خیر واحسن تاویلًا﴾ کی عین تعمیل ہے، اور اس کا انکار، اس سے انحراف، مذہب حق وہدایت اور عقائد اہل سنت واجماع ائمہ ملت سے انحراف اور حدیث شریف ﴿اتبعوا السواد الاعظم﴾ کے صریح خلاف اور تہدید نبوی ﴿من شذ شذ فی النار﴾ اور وعید شدید قرآنی ﴿ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جھنم و

ساء ت مصیرا﴾ کے تحت حکم اپنے داخل ہونے کا اعتراف ہے: واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ عزمجدہ اتم واحکم

کتبہ الفقیر عبدالباقی محمد برہان الحق القادری الرضوی الجبل فوری غفرلہ

(۲) الجواب صحیح: محمد عبدالسلام ضیاء صدیقی حنفی قادری برکاتی رضوی مجددی جبلپوری غفرلہ (الصوارم الہندیہ ص ۳۸، ۳۹)

فتوائے دربار علی پور شریف

حسام الحرمین کے فتاویٰ حق ہیں اور اہل اسلام کو ان کا ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔ جو شخص ان کو تسلیم نہیں کرتا، وہ راہ راست سے دور ہے۔ حضرت رسول اکرم علیہ الصلاۃ والسلام کی شان مبارک میں جو شخص عمداً وسہواً بھی گستاخی کرے اور آپ کی ادنیٰ سے ادنیٰ توہین وتنقیص کا تقریراً یا تحریراً مرتکب ہو، وہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے۔ جو شخص اس کافر اور بے ایمان کو مسلمان سمجھتا ہو، وہ بھی اسی کا حکم رکھتا ہے۔''اہانۃ الانبیاء کفر'' عقائد کا صریح مسئلہ ہے اور رضا بالکفر بھی کفر ہے، جیسا کہ کتب اسلامیہ میں باتفاق جمہور علمائے متقدمین و متاخرین مرقوم ہے، اس لیے ان اشخاص سے جو کہ حضرت رسول اکرم علیہ الصلاۃ والسلام یا دیگر حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوات و التسلیمات کی اہانت کریں، نفرت وبیزاری ضروری ولازمی امر ہے: الراقم جماعت علی عفااللہ عنہ بقلم خود از علی پور سیدان ضلع سیالکوٹ: پنجاب

(الصوارم الہندیہ ص ۳۹، ۴۰)

فتویٰ سرکار اعظم اجمیر مقدس

یہ لوگ ان اقوال خبیثہ کی وجہ سے کافر مرتد خارج اسلام ہیں۔ ایسوں کے بارے میں ارشاد ہوا کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔ جو ان کے اقوال پر مطلع ہو کر ان کے کفر میں شک کرے، وہ بھی کافر۔ فتاوی علمائے حرمین کریمین بلاشبہ حق ہیں۔ ان کا اتباع اہم الفرائض اور ان کا ماننا نہایت ضروری۔ واللہ تعالی اعلم: فقیر ابوالعلاء محمد امجد علی اعظمی عفی عنہ (الصوارم الہندیہ ص ۴۰)

فتوائے بانکی پور پٹنہ

فتاویٰ حرمین طیبین ضرور حق ہیں جن کی حقیت میں اصلاً شبہ نہیں۔ اس کی حقیت پر آفتاب سے بھی روشن تر دلیل یہ ہے کہ ان اقوال کے قائلوں نے اس کے مقابل نہ صرف سکوت ہی کیا، بلکہ حکم میں اتفاق کیا، جس کا مجموعہ ایک مستقل رسالہ میں بنام (الختم علیٰ لسان الخصم) دیوبند میں چھپ چکا ہے۔ جس میں ان لوگوں نے تصریح کی کہ بیشک ایسے اعتقاد وخیال واقوال والے کافر ہیں۔ رہی یہ بات کہ ایسے اقوال کن لوگوں کے ہیں جن پر باتفاق علمائے بریلی، اہالی دیوبند کفر کا فتویٰ ہے، ان مطبوعہ کتابوں کے دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے جن کا حوالہ حسام الحرمین میں ہے جسے چھپے ہوئے بیس سال ہوگئے۔ کیا قادیانیوں کے ارتداد اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کے کفر جیسے اتفاقی مسئلہ میں بھی استفسار وسوال کی ضرورت ہے۔ واللہ اعلم: محمد ظفرالدین قادری رضوی غفرلہ (الصوارم الہندیہ ص ۴۵)

فتویٰ بریلی شریف

(۱) فتویٰ حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ (الصوارم الہندیہ ص ۳۳، ۳۴)

(۲) ہذا ہو الحق والحق بالاتباع احق: حررہ الفقیر الی رحمۃ ربہ ونعمۃ حبہ محمد ن المدعو بحامد رضا القادری النوری الرضوی البریلوی - حماہ ربہ من کل شر مزوی وسقاہ من نمیر منہل کرمہ المروی: آمین (الصوارم الہندیہ ص ۳۴)

(۳) الجواب صواب والمجیب مثاب وعلیٰ من خالفہ اشد العذاب وسوء العقاب

فقیر ابو الظفر محبّ الرضا محمد محبوب علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہ ربہ القوی (الصوارم الہندیہ ص ۳۶)

(۴) فتویٰ شیر بیشہ اہل سنت حضرت مولانا حشمت علی خاں لکھنوی (الصوارم الہندیہ ص ۹۵، ۹۶، ۹۷)

فتویٰ دہلی

اس عاجز کا یہ کہاں زہرہ کہ حضرات علمائے حرمین شریفین کے مخالف لب کشائی کر سکے۔ان حضرات نے جو کچھ فرمایا، حق وواجب العمل ہے۔فقط: محمد مظہر اللہ غفرلہ امام مسجد فتحپوری دہلی (الصوارم الہندیہ ص ۵۱)

(۲) بے شک حسام الحرمین بیماران عقیدہ کے لیے ایک معجون شفا ہے: خادم الطلبا محمد احمد خاں دہلوی (الصوارم الہندیہ ص ۶۸)

فتویٰ پیلی بھیت:۔فتویٰ حضرت مولانا مفتی محمد عبدالاحد بن حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی رحمہما اللہ تعالیٰ

(الصوارم الہندیہ ص ۴۷)

فتویٰ بدایوں شریف

ختم نبوت کے بعد دعوائے نبوت کفر، توہین سرکار رسالت کفر، بلکہ اعظم الکفریات: والعیاذ باللہ

حررہ الفقیر محمد عبدالقدیر قادری بدایونی (فرزند حضرت تاج الفحول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) (الصوارم الہندیہ ص ۴۱)

فتویٰ دارالافتاء مرادآباد

حسام الحرمین ہندوستان کے فخر وعزت، عظیم البرکت، خاتم الفقہاء، شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا الحاج المولوی الشاہ محمد احمد رضا خاں صاحب قدس سرہ العزیز کا محققانہ فتویٰ ہے، جس میں بے دینان ہند کے کفر کا حکم فرمادیا ہے۔حرمین طیبین کے نامدار افاضل نے اس کی تصدیقیں فرمائی ہیں۔ براہین ساطعہ وحجج واضحہ سے موثق ومؤید ہے۔اہل حق کو اس کے حق ہونے میں شبہ نہیں کہ وہ حکم صاف ہے شریعت غرائے مصطفویہ کا علیٰ صاحبہا الف الف صلاۃ وسلام وتحیۃ وباللہ سبحانہ اعلم

کتبہ العبد المعتصم بحبلہ المتین محمد نعیم الدین عفا عنہ المعین (الصوارم الہندیہ ص ۴۲)

(۲) ما اجاب بہ سیدی فہو حق صراح: عمر النعیمی (الصوارم الہندیہ ص ۴۲)

فتویٰ میرٹھ

بسم اللہ باذن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔اشاعت عقائد فاسدہ اور تبلیغ کفریات کی کثرت دیکھنے کے بعد ناممکن تھا کہ ارباب حق اظہار حق وصدق سے گریز کرتے۔سیف براں، حسام الحرمین باطل پرستوں کے فاسد عقیدوں کو بیخ وبن سے اکھاڑنے والی وہ مدلل، بہترین اور زبردست کتاب ہے، جس کو ترتیب دینے کے بعد مؤلف مبرور نے نہ صرف حق اسلام ادا کیا، بلکہ وارفتگان اسلام پر وہ احسان کیا کہ زندگی بھر اس کا حقیقی شکریہ ادا نہیں ہوسکتا۔مجیب لبیب نے سوال بالا کا جواب ارقام فرمایا ہے۔وہ عین مشرب اہل سنت وجماعت ہے۔ مالک عالم جل جلالہ ان کو جزاء عطا فرمائے، اور پڑھنے والوں کو توفیق یقین وعمل نصیب کرے۔

حررہ الفقیر محمد المدعو بعبد العلیم الصدیقی متوطن میرٹھ

(الصوارم الہندیہ ص ٦٧)

فتوی سنبھل ضلع مراد آباد

مجموعہ حسام الحرمین میں نے از اول تا آخر دیکھا۔اس کے سب فتاوی حق اور اقوال معتبرہ ہیں اور کیوں نہ ہو کہ اس میں ان علمائے کرام کی تحقیقات کے دریا امنڈ رہے ہیں، جن کو علاوہ فضل وکمال کے فیض حضوری کا شرف حاصل ہے۔واقعی غلام احمد قادیانی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، اشرف علی تھانوی اپنے اپنے مذکورہ بالا اقوال کی بنا پر کافر مرتد خارج از اسلام ہیں اور ان اقوال کی کفری مراد ایسی ظاہر ہے کہ ان میں کسی ایسی تاویل کی گنجائش نہیں، جس سے ان کا اسلام ثابت ہو سکے۔لہٰذا جو شخص باوجود اقوال مذکورہ پر مطلع ہونے کے ان کو مسلمان جانے، یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے، وہ بھی کافر ہے۔

کتبہ محمد اجمل القادری مدرس المدرسۃ الاسلامیۃ الحنفیۃ من سنبھل (الصوارم الہندیہ ص ۵۳)

فتوی حیدر آباد دکن

ان سب (قادیانی، گنگوہی، نانوتوی، انبیٹھی، تھانوی) کی ہرزہ سرائی اور یاوہ گوئی اور گستاخی و بے ادبی کا دنداں شکن جواب حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت مدلل طریقہ سے دیا ہے۔فتاوی حسام الحرمین میں بھی ان کی اچھی خبر لی گئی ہے۔ہدایت پر آنے والوں کے لیے یہ بہترین کتاب ہے۔البتہ جن کے قلب پر قساوت کی مہر لگادی گئی، ان کے لیے نہ تو قرآن شریف ہی ہدایت کا ذریعہ بن سکتا ہے اور نہ رسولوں کی تبلیغ ﴿ومن یضلل اللہ فلا ھادی لہ﴾

علاوہ ان خبیث عقائد کے سب سے بڑا فتنہ جو ان کی کتابوں سے برپا ہوتا ہے وہ یہ کہ جس کسی مسلمان کو انہوں نے اپنے عقائد سے چاہے جزئیات ہی میں کیوں نہ ہو مختلف پایا، ساتھ ہی اس کو کافر ٹھہرایا۔ان کی اس کوتاہ نظری اور کافرگری کے باعث ان کے ہم خیال معدودے چند حواریوں کے سوا باقی روئے زمین کے چالیس کروڑ مسلمان کافر ٹھہرتے ہیں: العیاذ باللہ۔

جس گروہ کا صبح سے شام تک یہ کام ہو کہ مسلمانوں کو کافر بنایا کرے، ان کے متعلق جو کچھ بھی کہا جائے، کم ہے اور ان کی اس کافرگری کے سبب علمائے حرمین نے اپنی کتاب حسام الحرمین میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے، وہ سراسر حق ہے۔اس کتاب کے طبع ہونے کے بعد سے حق واضح اور باطل سرنگوں ہو چکا۔خود اس کتاب کا اسم گرامی اپنی حقانیت کا آپ ضامن ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ پروردگار عالم ہر عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کافرگروں کے شرور وآفات سے مامون ومصئون رکھے: المجیب الی اللہ الغنی السید محمد بادشاہ الحسینی واعظ مکہ مسجد حیدر آباد دکن

(الصوارم الہندیہ ص ٦٣، ٦٤)

تصدیقات علمائے اہل سنت

(۱) ہذا الجواب حق: فقیر شمس الدین احمد جونپوری (الصوارم الہندیہ ص ٨٦)

(۲) الجواب صحیح: حبیب الرحمن غفرلہ (الصوارم الہندیہ ص ٨٦)

(۳) من اعتقد اوتفوہ بقول من الاقوال المذکورۃ فہو کافر بلا شبہۃ ومن شک فی کفرہ فقد کفر وحسام الحرمین صحیح حق والعمل بہ واجب: واللہ تعالیٰ اعلم: الفقیر الحافظ عبد العزیز المرادآبادی غفرلہ اللہ ذوی الایادی (الصوارم الہندیہ ص ۴۲)

(۴) ذلک کذلک انا مصدق لذلک واللہ خیر مالک

فقیر غلام جیلانی اعظمی قادری برکاتی غفرلہ ماتقدم من ذنبہ و ماسیاتی مدرس دار العلوم منظر اسلام بریلی (الصوارم الہندیہ ص ۳۵)
(۵) الجواب ہوالحقیق بالقبول ولاینکرہ الاالمرتد الجہول: فقیر احمد یار خاں قادری بدایونی عفی عنہ (الصوارم الہندیہ ص ۷۹)

حضرت والا مرتبت، عالی منزلت، گل گلزار جیلانی، گلبن خیابان سمنانی

مولانا سید شاہ ابو احمد علی حسین صاحب چشتی اشرفی

مسند نشین سرکار کچھوچھہ کے دو مقدس ارشاد واجب الانقیاد

(۱) پہلا مفاوضہ عالیہ

فرزند عزیز سلمہ اللہ تعالیٰ: فقیر سید ابو احمد المدعو محمد علی حسین الاشرفی الجیلانی بعد دعائے درویشانہ وسلام خوب کیشانہ دعانگار ہے۔ تمہارا کارڈ جوابی آیا۔ خوشی حاصل ہوئی۔ میں ادھر آنے کا ارادہ رکھتا تھا، مگر چند وجوہ سے نہ آسکا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ بعد عرس شریف حضرت جد اعلیٰ قدس سرہ بشرط زندگی ماہ جمادی الثانیہ تک سورت میں آؤں گا۔ اب میرے آنے کو غنیمت سمجھنا۔ میں بہت ضعیف ہوتا جاتا ہوں اور فرقہ گاندھویہ کی رفاقت اور ان کا ساتھ دینا جائز نہیں ہے، اور مولانا احمد رضا خاں صاحب عالم اہل سنت کے فتووں پر عمل کرنا واجب ہے۔ کافروں کا ساتھ دینا ہرگز جائز نہیں ہے اور ہمارے جملہ مریدان ومحبان اور جمیع پرسان حال کو سلام ودعا کہنا۔ ۲۱: ماہ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ

(۲) دوسرا مفاوضہ عالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:: نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم: فقیر سید ابو احمد المدعو علی حسین الاشرفی الجیلانی کی جانب سے جمیع مریدان اور محبان خاندان اشرفیہ کو واضح ہو کہ فرزند حاجی غلام حسن جو ہمارے خلیفہ برہمچاری قطب الدین سہیل ہند کے مرید ہیں۔ اگر ان سے اور آپ لوگوں سے کسی مسئلہ میں اختلاف ظاہری پیدا ہو تو لازم ہے اس کو فقیر کے پاس لکھ کر باہمی تسکین کرلو۔ اس فقیر کو مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک خاص رابطہ خصوصیت ہے، یعنی حضرت مولانا سید شاہ آل رسول احمدی رحمۃ اللہ علیہ مولانا کے پیر نے مجھ کو اپنی طرف سے خلافت عطا فرمائی ہے۔ مولانا بریلوی اور اس فقیر کا مسلک ایک ہے۔ ان کے فتوے پر میں اور میرے مریدان عمل کرتے ہیں۔ بڑی نادانی کی بات ہے کہ ایک خاندان اور ایک سلسلہ کے لوگوں میں صورت نفاق پیدا ہو، اور میں عنقریب بمبئی سے سورت میں آؤں گا۔ جملہ مریدان ومحبان کو فقیر کی طرف سے سلام ودعا پہنچے۔ عبدہ: الفقیر السید ابو احمد المدعو محمد علی حسین الاشرفی الجیلانی

(الصوارم الہندیہ ص ۸۷، ۸۸)

☆☆☆☆☆

حسام الحرمین کی تصدیق جدید

طارق انور مصباحی (کیرلا)

مطبوعہ: ماہنامہ پیغام شریعت: دہلی (شمارہ اکتوبر ۲۰۱۶ء)

بعض اسباب کے پیش نظر میرے ذہن میں حسام الحرمین کی تصدیق جدید کا خیال آیا۔اس کے بعد میں نے ہندوستان میں اہل سنت و جماعت کی مرکزی شخصیات سے اجازت وتائید طلب کی۔الحمدللہ تمام حضرات نے ہماری تائید فرمائی۔ یہ سلسلہ دو ماہ،فروری و مارچ ۲۰۱۲ء میں مکمل ہوا۔ یہ تصدیق جدید نوے (۹۰) سال بعد ہورہی ہے۔امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء میں ''المعتمد المستند'' میں افراد خمسہ کے بارے میں شرعی احکام تحریر فرمایا۔ یہ کتاب ۱۳۲۱ھ/۱۹۰۳ء میں پٹنہ سے چھپ کر شائع ہوئی اور علمائے حرمین طیبین نے ۱۳۲۳ھ/۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹۰۵ء میں اس فتویٰ کی تصدیق فرمائی۔ علمائے حرمین طیبین کی تصدیقات ''حسام الحرمین'' میں موجود ہیں۔

بیس سال بعد شیر بیشہ اہل سنت حضرت علامہ حشمت علی خاں لکھنوی (۱۹۰۱ء-۱۹۶۰ء) کے مشورہ کے مطابق سال ۱۳۴۴ھ/۱۳۴۵ھ میں غیر منقسم ہندوستان کے (۲۶۸) دوسواڑسٹھ اکابر علمائے کرام نے امام اہل سنت کے فتویٰ کی تصدیق کی۔اس کی تفصیل ''الصوارم الہندیہ'' میں موجود ہے۔اس کے نوے سال بعد تصدیق جدید سے متعلق میری جانب سے (۱) ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف فروری ۲۰۱۲ء (۲) ماہنامہ بطحا حیدرآباد فروری ۲۰۱۲ء (۳) ماہنامہ سنی آواز ناگپور جولائی واگست ۲۰۱۲ء (۴) ماہنامہ کنزالایمان دہلی مئی ۲۰۱۲ء (۵) ماہنامہ کنزالایمان دہلی جولائی ۲۰۱۲ء (۶) ماہنامہ کنزالایمان دہلی ستمبر ۲۰۱۲ء میں اعلان ومضامین شائع ہوئے۔

سبط صدرالشریعہ حضرت مفتی فیضان المصطفیٰ قادری مصباحی دام ظلہ العالی اس پروگرام کے سرگرم کارکن تھے۔ممدوح گرامی نے شرعی کونسل بریلی شریف کے نویں فقہی سیمینار منعقدہ ۱/۲/۳/ جون ۲۰۱۲ء میں تصدیق جدید کے پروگرام کا آغاز فرمایا۔اس کی تفصیل مولانا موصوف نے سہ ماہی امجدیہ جولائی ،اگست ،ستمبر ۲۰۱۲ء کے شمارہ میں شائع فرمادی تھی۔پھر ہماری گذارش پر استاذ عالی المراتب حضرت علامہ محمد احمد مصباحی سابق شیخ الجامعہ وناظم تعلیمات الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور واستاذ گرامی حضرت علامہ مسعود احمد برکاتی استاذ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور نے عرس برکاتی قاسمی مارہرہ شریف منعقدہ ۴/۵/ نومبر ۲۰۱۲ء میں شریک عرس علمائے کرام ومشائخ اہل سنت سے تصدیقات حاصل فرمائیں۔ بریلی شریف و مارہرہ شریف کی تمام تصدیقات،حضرت علامہ محمد احمد مصباحی دام ظلہ العالی ناظم تعلیمات الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کے پاس جمع ہیں۔اکثر اکابرین اہل سنت کی تصدیقات موصول ہوچکی ہیں اور یہ سلسلہ میں نے جاری رکھا ہے۔حسب موقع تصدیقات حاصل کرتا رہتا ہوں۔ مابعد کی تصدیقات میرے پاس ہیں۔

مفتی فیضان المصطفیٰ قادری اس پروگرام کو ہندوستان کے مختلف خطوں تک لے جانا چاہتے تھے کہ اسی درمیان انہیں امریکہ سے تعلیم وتدریس کی دعوت آئی اور وہ ماہ اکتوبر ۲۰۱۲ء میں امریکہ چلے گئے۔اس سفر میں چند علمائے کرام ہمارے شریک سفر رہے ہیں۔مثلاً مفتی یحییٰ رضا مصباحی (ممبئی) مفتی ذوالفقار رشیدی (دیناجپور) مفتی مبشر رضا ازہر مصباحی (احمدآباد) مفتی شریف الرحمٰن رضوی (ہاسن) مولانا

منیف عالم رضوی (کرناٹک) وغیرہم۔ ہمارے پروگرام کی تکمیل کے لیے سراج ملت حضرت علامہ حافظ سید سراج اظہر نوری دام ظلہ (ممبئی) اور مفتی قوم وملت مولانا ولی محمد رضوی (باسنی، راجستھان) نے بھی مختلف علاقہ جات میں کوشش وکاوش فرما کر تصدیقات حاصل کیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کو جزائے خیر عطا فرمائے: آمین

تمام حضرات سے مؤدبانہ عرض ہے کہ تصدیقات کی زیراکس کاپی جامعہ اشرفیہ مبارکپور بنام ناظم تعلیمات بھیج دیں۔ اگر کسی میگزین نے نشرواشاعت کی ذمہ داری قبول کی تو ان شاءاللہ تعالیٰ یہ سلسلہ بھی شروع کر دیا جائے گا۔ اکابرین اہل سنت وعلمائے متوسطین میں سے جن حضرات تک میں نہ پہنچ سکا، ان سے بصد ادب عرض ہے کہ اپنا تصدیق نامہ جامعہ اشرفیہ بھیج دیں۔ اگر تصدیق جدید کے سلسلے میں کوئی سعادت مند ہمارا عملی تعاون کرنا چاہتا ہے تو اسے تصدیق جدید کا سوالنامہ ای میل پر بھیج دیا جائے گا۔ مجھ سے جب تک ہو سکے گا، ان شاءاللہ تعالیٰ یہ سلسلہ جاری رہے گا: وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ الکریم وآلہ العظیم

☆☆☆☆☆